بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون

جلد ۱۰ — نمبر ۱۲

رسالہ



# تشحیذ الاذہان

مرتبہ ۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۵ء
مطابق ماہ محرم و صفر ۱۳۳۴ھ



## فہرست مضامین



قیمت سالانہ عوام سے عہ طلباء سے ۱ عہ غیر ممالک سے ۳ عہ

منتظم شیخ عبد الرحمٰن مصری ... باہتمام عبد السلام کاٹھگڑھی ...
ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا

رجسٹرڈ نمبر ل ۱۲۶۲
دفتر از قادیان

# چند قدم عزیز عبدالحی کے جنازے کیساتھ

حضرت خلیفۃ اول کا نوجوان بیٹا فوت ہوا چونکہ انجمن تشحیذ نوجوانوں کی انجمن ہے۔ اس مناسبت سے یہ مرثیہ درج کیا جاتا ہے۔"

پیارے عبدالحی تجھے رخصت تو کر سکتے نہ تھے
ہم مگر تیری جگہ افسوس - مر سکتے نہ تھے

تو جدا ہم سے ہوا - دل ہو رہا ہے بیقرار
اپنے کاموں کے مصالح جانے خود پروردگار

آہ! پیارے ماہ پارے تو سپرد خاک ہو
اور اسکے دیکھنے والا یہ "سینہ چاک" ہو

کچھ کہا جاتا نہیں چپ بھی رہا جاتا نہیں
گر نہ ہو احسن تو یہ صدمہ سہا جاتا نہیں

یاد آتی ہے مجھے رہ رہ کے تیری پیاری شکل
آہ وہ آنکھیں بڑی - خوشرنگ سی پیاری شکل

تیرا وہ فہم و ذکا - وہ شوق تحصیل علوم
مدرسے کے ماسوا دینی کتابوں کا لزوم

عمر چھوٹی تھی مگر باتوں میں تھی سنجیدگی
اے رخ زیبائی تو بشاش بتان آذری

یادگار نور تھا تجھ کو جانتے تھے ہم سبھی
اور یہ جو کچھ ہوا - آیا نہ تھا دل میں کبھی

آہ کیا کیا یاد کر کے روؤں رونا منع ہے
درد کہتا ہے نہیں - خاموش ہونا منع ہے

تیری اماں - اشکبار اماں کی حالت ہے بتر
جس کا تو لخت جگر تھا جس کا تھا نور نظر

جس کے گھر کا چاند تھا جس کا تو خورشید تھا
جس کی تو امید تھا ہاں جس کی تو اک عید تھا

تیرے ننھے ننھے بھائی اور سب احباب و خویش
اک سے اک بڑھکر ہراساں پریشاں سینہ ریش

ہیں یہی وہ فقرے ہو سکتے ہیں اب وجہ سکوں
انا للہ اور پھر انا الیہ راجعون

اچھا اللہ کے حوالے ہے ابا جان سے
یعنی الحقنا بہم کی آیت قرآن سے

قادیان کے رہنے والوں کا انہیں بھی پیام
بھیجتے ہیں ان صبح و شام انپر ہزاروں ہی سلام

فتنہ پردازی سے باز آئے نہیں نا اہل لوگ
یہ جماعت کی ترقی میں لگے ہیں سخت روگ

اک دعا کیجیے کہ ان کو بھی ہدایت ہو نصیب
تا کہ پھر بنجائیں ویسے ہی ہمارے یہ حبیب

تفرقہ بھاتا نہیں ہے اکمل غمناک کو
خادم احمد - غلام سید لولاک کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ

# تشحیذ الاذہان

بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۵ء

# ایک اثنا عشری کے سوالات کے جواب حضرت فضل عمر سے

"میر افضل علی بی اے دکہ جن کے نام کیساتھ اثنا عشری لکھنے کی مجھے تاکید ہی) ایک خوش اخلاق حیا پرور جنٹلمین ہیں۔ وہ اکتوبر میں دار الامان تشریف لائے۔ چند سوالات لکھکر حضرت فضل عمر کے حضور پیش کئے اور اسی وقت زبانی جوابات پالئے میں کہ اس پرلطف صحبت میں حاضر ہونے کا شرف رکھتا تھا۔ خلاصۃً قلمبند کرتا گیا اب ناظرین تشحیذ کے افادہ کے لئے شائع کرتا ہوں اسمیں جو خوبیاں ہیں وہ یقینی طور پر سیدی و مولائی خلیفہ ثانی کا بیان ہیں اور اگر کچھ نقص اور کمی ہی تو اسکی ذمہ دار میری کوتاہی فہم ہی غرض جو میسر ہوا پیشکش محفل مودت منزل احباب اولی الالباب ہے۔"........ (ایڈیٹر)

**سوال اوّل** - بروزی نبی کی مکمل تعریف کیا ہوسکتی ہی؟ اور (ب) لاہوری جماعت حضرت مرزا صاحب [کی] نبوت کو کس رنگ میں پیش کرتی ہی۔ جس سے احمدیہ جماعت کو اصولی اختلاف تک نوبت پہنچگئی۔

**[ج]واب** - بروز عربی زبان میں ظہور کو کہتے ہیں پس بروزی نبوت وہ نبوت ہے جو کسی اور کی نبوت [کے] ظہور کا باعث ہوئی۔ اسکی مثال شیشے میں عکس کی ہی جیسے شیشے میں عکس کو دیکھکر اصل کا اندازہ کرسکتی [ہ]یں۔ اسی طرح اس بروزی نبوت والے سے اس اصل کی شان ظاہر ہوتی ہے جس کا وہ ظل ہے۔ جو [مس]تقل کھڑا ہو۔ وہ تو اپنا وجود ظاہر کرتا ہے مگر ایسی نبوت جو کسی غیر کے کمالات کو ظاہر کرتی ہو وہ بروزی

اور ظلّی نبی موسوم ہیں۔ حضرت مسیح حضرت موسیٰ کی نبوت مستقلہ تھی جو خود اپنے کمالات کو ظاہر کرتی تھی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ اسقدر بلند فرمایا کہ آپ کے بعد ایسا شخص نہیں ہو سکتا جو اپنے ذاتی کمال ہی کچھ کر سکے۔ پس پہلے جو انبیاء کا سلسلہ چلا آیا ہے وہ براہ راست اللہ تعالےٰ سے تعلق و تقرب حاصل کرتے تھے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جن پر تمام کمالات نبوت کا خاتمہ ہے انکا کمال یہ ہے کہ جبتک اب ان کے امتی و متّبع ہونے کی سند نہ ہو۔ خدا تعالےٰ کے حضور میں کوئی تقرّب نہیں ہو سکتا اور نہ منصبِ نبوت پر فائز ہوتا ہے چونکہ یہ کمال آنحضرت صلعم ہی میں تھا۔ اسلئے آپ سے پہلے کوئی ایسا کامل نبی نہیں ہوا۔ جس کی طفیل نبوت ملے۔ قرآن شریف میں آتا ہے ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ پس اب کوئی نیکی نہیں کوئی درجہ درجہ نہیں جب تک وہ آپکی پیروی میں حاصل نہ کیا جائے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں جانتا۔ یا جانتے ہوئے نہیں مانتا۔ یا مانتے ہوئے اتباع نہیں کرتا وہ اب کبھی نبی نہیں ہو سکتا۔ پہلے بیشک مختلف ممالک میں اپنے اپنے طور پر نبی آئے مگر اب کوئی مومن مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک آپ کے ایمانی کمالات حاصل نہ کرے اور کوئی مجدد مجدد نہیں ہو سکتا۔ جب تک آپکی مجددیت کے کمالات سے بہرہ اندوز نہ ہو۔ اور کوئی صدّیق صدّیق نہیں ہو سکتا جب تک آپکی صدّیقیت کے کمالات سے پورا حصہ لینے والا نہ ہو۔ اور کوئی نبی نبی کا نام پانے کا مستحق نہیں۔ جب تک آپکی نبوت کے تمام کمالات کو اپنے اندر بروزی طور پر نہ لے کیونکہ جو کچھ ہے وہ رسول اللہ کا ہے اب جو کچھ ملیگا آپ کی اتباع ہی سے ملیگا۔ اسی لئے فرمایا۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ط اگر کوئی انعام حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو جو کچھ میں کرتا ہوں وہی کرو آپ تو بروزی نبی پوچھتے ہیں میرا تو عقیدہ ہے کہ اب تو مومن بھی بروزی ہی ہو سکتے ہیں جب تک کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان سے حصہ نہیں پاتا۔ مومن نہیں کہلا سکتا۔ جتنے مجدّد جتنے صلحاء جتنے اولیاء گزرے ہیں سب بروزی ہی تھے۔ جس حد تک کوئی اپنے اندر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات لے گا۔ اس حد تک وہ بروز ہوگا۔ لیکن اس خطاب اس نام اس القاب کا حقیقی طور پر مستحق اسی وقت ہوگا جبکہ وہ کمال کامل طور پر پائے گا اگلے مجددین و اولیاء امت پر بھی نبوت محمدیہ کا پرتو پڑا۔ مگر وہ اس حد تک نہ تھا کہ وہ نبی کا نام پانے کے مستحق ہو جاتے وہ بیشک مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف

تھے۔ امور غیبیہ بھی ان پر ایک حد تک ظاہر ہوتے تھے۔ کیونکہ ختم نبوت کا فیضان بعثت محمدی سے لیکر قیامت تک جاری ہے مگر اس نعمت سے انہوں نے اتنا کثیر حصہ نہیں پایا۔ کہ وہ نبی کا خطاب پاتے اور نبوت کے درجہ پر فائز ہو جاتے دیکھو جس کے پاس دو چار پیسے ہوں وہ بھی ایک طرح کا مالدار ہے اور جس کے پاس سو روپیہ ہو وہ بھی مالدار۔ مگر ہر ملک کی اصطلاح کے مطابق جب تک کسی کے پاس اسقدر مال نہیں پایا جاتا جسقدر مال ہونا دولتمند کہلانے کے لئے ضروری ہے اسوقت تک اسے دولتمند نہیں کہتے مثلاً ہندوستان میں کسی کے پاس دس ہزار ہے تو وہ دولتمند کہلاتا ہے ولایت میں مثلاً لاکھ روپیہ ہو تو وہ دولتمند کہلائیگا۔ اسی طرح خدا کی اصطلاح میں کہ وہی اسلام کی اصطلاح ہے ایک خاص مقدار معیّن ہے جب کسی سے مکالمہ مخاطبہ اظہار امور غیبیہ اس حد تک مقدر ہوتا ہے تو وہ نبوت کا خطاب پاتا ہے مستقل نبوت ایک آسان تھی۔ مگر اب تو کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ جبتک کہ وہ جمیع کمالات نبوۃ محمدیہ کا مظہر اتم نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ پہلے خلفاء کو نبی نہ کہا گیا اور مجھے نبی کا خطاب دیا گیا۔ تاکہ امر ختم نبوت مشتبہ نہ ہو۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ تمام نبوتوں کا خاتمہ ہو چکا ہے صرف نبوت محمدیہ باقی ہے۔ پس اب نبی وہی ہوگا۔ جس میں نبوّت محمدیہ ہو۔ جو جامع جمیع کمالات نبوت ہے۔ پہلے مجددین بھی نبی ہوتے جنھوں نے کمالات نبوت محمدیہ سے کچھ حصّہ پایا۔ تو پھر حقیقۃً نبوت محمدیہ مشتبہ ہو جاتی اور لوگ یہی سمجھتے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی نبی تھے۔ حالانکہ وہ اکمل فرد گروہ منعم علیہم میں سے تھے اس لحاظ سے نبی وہی بنایا گیا جو خاتم النبیّین کے جمیع کمالات کا مظہر اتم تھا اور اسی کو حضور نے نبی اللہ کے خطاب سے یاد کیا یہ مراد ہے بروزی نبوت سے یعنی وہ نبوت جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات نبوت کا ثبوت ملتا ہے۔

اب رہا سوال کا دوسرا حصہ۔ یہ سوال تو انہی سے ہونا چاہئے مگر خیر میں آپکو بتا دیتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ حضرت صاحب آنحضرت صلعم کے اتباع سے مجدد بنے محدّث بنے اور نبی صرف نام دیدیا گیا اسکے نیچے وہ حقیقت نہیں جو نبی کے اندر پائی جانی چاہئے۔ آپکو یونہی ایک خطاب دیدیا گیا جیسے خانصاحب۔ خان بہادر ایک خطاب ہوتا ہے اسکے لئے فی الحقیقت خان یا بہادر ہونا ضروری نہیں۔ اسی طرح نبی کا نام تو دیدیا۔ مگر حقیقت میں نبوّت جسے کہتے ہیں۔

وہ بات آپ میں نہیں پائی جاتی مگر ہم کہتے ہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی نام نہیں دیا جاتا جب تک اس کی تہ میں وہ حقیقت نہ ہو جو اس نام سے مختص ہے بغیر کافی مال کے کسی کو دولتمند کہنا لوگوں کو دھوکہ دینا ہے وتعالیٰ شانہ عن ذالک

باقی رہا آپکا یہ کہنا کہ یہ اصولی اختلاف ہے سو اس سے آپکی کیا مراد ہے ۔ اگر آپکا منشاء اس اعتراض سے یہ ہے کہ دو فرقوں میں اصولی اختلاف ہو جانا اس مذہب کے باطل ہونے کی دلیل ہے تو میں کہتا ہوں کہ مسلمانوں میں سے ہی ایک فریق ہمارا ہے جو دوسرے مسلمانوں سے اصولی اختلاف رکھتا ہے۔ تو کیا اس سے لازم آئیگا کہ اسلام باطل مذہب ہے اور ہمارا ذکر جانے دو۔ مسلمانوں میں کئی فرقے ہیں جو خدا تعالےٰ کے بارے میں کئی قسم کے اختلاف رکھتے ہیں۔ وحدت وجود والے کچھ اور کہتے ہیں دوسرے کچھ اور اسی طرح رسول کے معنے چکڑالوی کچھ اور ہی کرتا ہے۔ پھر سنّی شیعہ میں نبی کی تعریف میں فرق ہے پس اگر ہم دونوں میں اصولی اختلاف ہے تو اس سے احمدیت باطل نہیں ہو سکتی۔

اور میرے نزدیک تو ابھی اصولی اختلاف نہیں ہوا۔ کیونکہ جس کے مرتبہ کی نسبت جھگڑا ہے اسکی صداقت کے تو دونو گروہ قائل ہیں اسکو اللہ کی طرف سے اور راستباز مانتے ہیں یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ پیشگوئیوں میں مسیح موعود کے لئے نبی کا لفظ ہے۔ حضور کے الہامات میں بھی نبی کا خطاب مانتے ہیں۔ جہاں جہاں حضرت اقدس نے اپنے لئے نبی کا لفظ استعمال کیا ہے اسے بھی صحیح سمجھتے ہیں صرف اس لفظ نبی کی تاویل کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ اس سے یہ مراد بھی مثلاً لغوی یا اعزازی وغیرہ۔ پس جب تک وہ اصل لفظ کے قائل ہیں اور حضرت مرزا صاحب کو ایک صادق اور راستباز مانتے ہیں اسوقت تک میں ان کی اس قسم کی تاویلوں کو جو ایک نبی کو غیر نبی بناتی ہیں۔ ایک اجتہادی غلطی قرار دونگا۔ اور انہیں احمدی ہی کہونگا غیر احمدی نہیں ہاں دلوں کا حال اللہ کو معلوم ہے آپ ہمارا ذکر جانے دیں۔ خود مسلمانوں میں کئی فرقے ہیں ہر ایک فرقے میں خدا تعالےٰ کی ذات وصفات کے بارے میں انبیاء کے بارے میں ہزاروں اختلاف ہیں۔ ایک کے نزدیک ایک بات کفر ہے دوسرے کے نزدیک وہی عین اسلام با ایں ہمہ جبتک قرآن مجید واحادیث صحیحہ کو برحق مانتے ہیں۔ ان میں جو الفاظ آتے ہیں انکے قائل ہیں خواہ پھر تاویل کر کے کیا سے کیا بنا لیتے ہوں۔ ان میں اصولی اختلاف نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح ہم میں اصولی اختلاف نہیں۔

**میر فضل** - جناب کی بحیثیت امام سلسلہ اس تشریح کو سن کر میرا کوئی حق نہیں کہ اب بعض اخبارات کے فقرات "سابق احمدی" مرتد وغیرہ پر اعتراض کروں۔

**حضور عالی** - اس قسم کے فقرات جوش میں لکھے جاتے ہیں خواہ وہ جوش غضب کی صورت میں ہو یا محبّت کے رنگ میں۔ اس سے مقصود مخاطب کو صرف یہ جتلانا ہوتا ہے کہ تم جو کام کر رہے ہو۔ یا جو عقیدہ بیان کرتے ہو۔ وہ احمدیت یا تمہارے سابقہ طرزِ عمل کے خلاف ہے اور بس۔ جیسے باپ اپنے بیٹے کو اُستاد شاگرد کو ناصح اپنے دوست سے کہدے کہ تم تو انسان نہیں یا کہدے کہ تم تو گدھے ہو۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سچ مچ اسے انسان ہی نہیں مانتا۔ بلکہ صرف تنبیہ مقصود ہے۔ کہ دیکھو تمہاری حرکات تمہارا طرزِ عمل وہ نہیں۔ جو ایک انسان کا ہونا چاہئے اسی طرح ہماری اخباروں میں جو کسی نے لکھا تو مطلب تنبیہ ہے کہ یہ عقیدہ احمدیت کے منافی ہے آپ انہی اخباروں میں میرے یہ فتوے بھی ضرور پڑھتے رہے ہونگے کہ غیر مبائعین کے پیچھے نماز جائز ہے۔ اب میرے مذہب میں تو غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے اگر میں انہیں غیر احمدی سمجھوں۔ تو پھر یہ فتویٰ کیوں دوں اور یہ میرا خیال آج کا نہیں۔ بلکہ ابتداء سے ہے میں نے سب سے پہلا فتویٰ بھی یہی دیا۔ اور اب بھی یہی دیتا ہوں۔ جبتک کہ وہ حضرت اقدس کو مسیح موعود اور راستباز مانتے ہیں۔ اور اس کے خلاف کوئی ایسی حرکت شنیعہ نہیں کرتے جس سے مجھے یقین ہو جائے کہ نبوت کے لفظ کی تاویل یا احمدیت کی بعض باتوں یا مسیح موعود کے بعض حکموں سے برگشتگی کسی اجتہادی غلطی کی بنا پر نہیں۔ بلکہ بدنیّتی سے ہے۔ اور ان کے دل اس سلسلہ سے پھر چکے ہیں۔ اور مسیح موعود کو کاذب سمجھتے ہیں۔ آپ خوب یاد رکھیں کہ اسلام سے نکالنے والی یہی باتیں ہیں۔ خدا کا انکار۔ ملائکہ کا انکار۔ کتب کا انکار۔ انبیاء کا انکار۔ بعث بعد الموت کا انکار۔ الیوم الآخر کا انکار۔ قدر خیر و شر کا انکار۔ جب تک کوئی ان کا قائل ہے اور رسل میں سے کسی ایک رسول کا بھی منکر نہیں وہ مسلم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت زانی کو۔ چور کو گنہگار ٹھہراتی ہے مگر کافر نہیں کہتی کیونکہ وہ اصول میں سے کسی اصل کا منکر نہیں۔

**سوال دوم** - سلسلہ خلافت نامتناہی ہوا کرتا ہے یا اسکی کوئی حد قرار دی جاسکتی ہے۔ اور اگر طول زمانہ کی مناسبت سے حد قرار دی جائے تو کن وجوہات پر یعنی خلافت

محمدیہ کو محض روحانی اور مذہبی رنگ میں دیکھیں تو حضرت محمد مصطفےٰ صلعم جیسے عظیم الشان رسول کی خلافت کھینچ تان کر چار پر ختم ہوگئی تو حضرت مرزا صاحب کا بھی سلسلہ (جنکو مختلف معنوں میں ہر ایک احمدی ظلّی اور بروزی نبی مانتا ہے) اسی تناسب سے قیاساً کتنے خلفاء پر مشتمل ہو سکتا ہے۔

**جواب**۔ سلسلہ خلافت مسلمانوں کے لئے خدا نے بطور انعام مقرر کیا ہے جب تک مسلمان اپنی حالت اس قابل رکھینگے کہ وہ اس انعام سے بہرہ اندوز ہوں۔ خلافت انمیں رہتی ہے یا رہیگی اور جب وہ ایسی حالت بنا لیتے ہیں یا بنا لینگے کہ یہ انعام چھینا جائے خلافت ان سے اٹھالیجاتی ہے یا اٹھالیجائیگی۔

آپ سے مخفی نہ ہے رسول اللہ صلعم دونوں قسم کے کمالات اپنے اندر رکھتے تھے جسمانی اور روحانی۔ خلیفہ نائب کو کہتے ہیں جس کا وہ خلیفہ ہوگا۔ اسی کے کمالات سے حصہ پائیگا۔ اور اسی کا کام کرے گا۔ پس نائب کے نسبتی اعتبار سے معنے ہونگے۔ ایک درزی کا خلیفہ ہے ایک لوہار کا خلیفہ۔ ایک بادشاہ کا۔ ایک ایسے نبی کا خلیفہ جس کو حکومت نہیں دی گئی صرف روحانی بادشاہی ہے۔ غرض اضافت کے لحاظ سے معنے بدلتے رہینگے۔ جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلعم کے دو تعلق ہیں بادشاہ اور حاکم ہونے کا۔ نبی و رسول ہونے کا۔ خلافت بھی اسی نسبت سے ہوگی یعنے یا تو خلیفہ روحانی و جسمانی دونوں قسموں کا حاوی ہوگا۔ یا ان میں سے صرف ایک ایک کا۔ یہ سلسلہ ہمارے مذہب کے رُو سے حضرت علیؓ بلکہ امام حسنؓ تک تو اکٹھا چلا آیا ہے یعنے روحانی و جسمانی دونوں۔ پھر دونوں سلسلے الگ الگ ہوگئے پھر مسلمانوں میں بادشاہ بھی ہوتے رہے ہے اور روحانی خلیفے بھی۔ چنانچہ آپ دیکھ لیں۔ صوفیاء کا کوئی فرقہ نہیں جو اپنے سلسلہ کی انتہا ان خلفاء راشدین تک نہ پہنچاتا ہو یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ روحانی خلافت آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی اب تک چلی آئی ہے۔ گو وہ اپنے اندر وہ کمال نہ رکھتی ہو۔ جو پہلے تھا۔

**سوال**۔ پھر خلافت جمع کیوں نہ ہوئی۔

**جواب**۔ جمع ہونا ضروری نہیں۔ چونکہ کوئی کامل انسان کامل بروز ہو کر نہ آیا اسلئے مختلف ممالک میں مختلف خلیفے ہوتے رہے۔

**سوال**۔ پھر ایسے خلیفے تو اختلاف کا موجب ہونگے۔ جو مختلف ممالک میں ہونگے۔

**جواب** - روحانی آدمیوں میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ خاصکر جب وہ اپنے اپنے علاقہ یا مذاق کے لوگوں کو روحانی فیض پہنچانے والے تھے تو اختلاف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

**سوال** - کیا خلیفے کے لئے اعلان کرنا ضروری نہیں۔

**جواب** - جن خلیفوں کے لئے اعلان ضروری ہے وہ کرتے رہے خلفاء راشدین پھر مجددین کا سلسلہ ہے جو ہر صدی کے سر پر آتے ہیں۔ پھر وہ مجدد جو ہزار پر آتے ہیں۔ ہاں آخری زمانے میں ایسے لوگ ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ تا ظاہر ہو کہ اب رسول اللہ کے روحانی فیض کا کامل نمونہ ہند سے پیدا ہونے والا ہے۔

**سوال** - مجددین اور پھر دوسرے روحانی خلفاء کے نہ ماننے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

**جواب** - انسان ان انعامات سے محروم رہ جاتا ہے جو کامل مومن کے لئے مخصوص ہیں مجددین کے منکروں کو تو فاسق فرمایا۔ اور دوسرے روحانی خلفاء کو مسیح موعود کے زمانے سے پہلے جس نے نہ مانا۔ وہ ان کمالات کو حاصل نہ کر سکا۔ جو ان کی بیعت سے وابستہ تھے آپ دیکھ لیں۔ جب تک کوئی مسلمان کسی روحانی انسان کی بیعت نہ کرتا تھا روحانیت نہیں پاتا تھا۔ آپ اگلے بزرگوں میں سے کوئی بزرگ نہ دیکھینگے جس نے بغیر کسی کی بیعت کے فیض حاصل کرنیکا دعوے کیا ہو۔ ہاں یہ دعویٰ صرف حضرت مسیح موعود کا ہے کہ آپ کسی پیر کے مرید نہیں ہوئے۔ اور یہ خاصئہ نبوت ہے۔

**سوال سوم** - اور اگر خلفائے راشدین کے بعد خلافت کو بنی امیہ میں جاری بامر اللہ سمجھا جائے تو اول اعتراض تو یہ ہوگا۔ کہ الہی منشاء میں فاسق و فاجر لوگ بھی امیر المومنین خلیفہ محمد مصطفےٰ صلعم مانے جاسکتے ہیں۔ اگر نہیں تو سلسلۂ بنی امیہ کے تقریباً تمام افراد بوجہ جابر و ظالم اور حب العرض میں مبتلا ہونے کے نہ محض مرتبۂ خلافت کے نااہل بلکہ پایۂ ثقاہت سے بھی گرے ہوئے تھے۔ اور اگر ایسے لوگوں پر خلافت جاری ہو سکتی ہے تو بعینہٖ ایسے ہی حالات میں بنی عباس بھی خلفائے برحق سمجھے جانے چاہئیں۔ اور پھر کوئی وجہ خلافت تاتار سے انکار کی نظر نہیں آتی پس اسی نا منتاہی سلک کے آخری مرداریہ محمد رشاد کو بھی خلیفۂ اسلام بمنشائے الہی ماننا چاہیئے ورنہ وہ صحیح وقت معین و محدود فرماویں جبتک کہ خلافت محمدیہ قابل پذیرائی رہ چکی ہے۔

**جواب**۔ قرآن شریف میں خلافت کی شرط آیت استخلاف میں بتا دی گئی ہے۔ جس پر خلیفہ برحق کی علامت چسپاں ہوگی۔ وہی برحق خلیفہ ہوگا۔ بنو عباس بنو امیہ میں جسمانی خلفاء ہوئے یہ دنیاوی حکومت تھی۔ اسمیں کسی کے بدکار ہونے سے کیا حرج ہے جبکہ روحانی سلسلہ الگ ہو چکا تھا۔

**سوال**۔ کیا رسول اللہ کا خلیفہ بدکار ہونا چاہئیے؟

**جواب**۔ جسمانی تعلق میں مشابہت ضروری نہیں ہوتی۔ انکو خلیفہ تو صرف ان معنوں میں کہتا ہوں کہ جس ملک پر رسول اللہ قابض تھے۔ اس پر آپ کے بعد وہ بھی قابض ہوئے۔ نیک باپ کا بیٹا خواہ کس قدر بدکار ہو۔ لغت اور زبان کے لحاظ سے اسے اسکا خلیفہ کہنا پڑیگا۔

**سوال**۔ جناب سوال تو چلن کا ہے

**جواب**۔ چلن تو روحانی چیز ہے اور یہاں جسمانی حکومت کا ذکر ہے۔

**سوال**۔ جب وہ دنیاوی امور میں ظالم ہو تو مقابلہ کیوں جائز نہ ہوگا؟

**جواب**۔ مقابلہ کی شرائط بتادی ہیں۔ ان کا لحاظ ضروری ہے رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ تمہارا حاکم اگر فاسق و ظالم ہو تو بھی اطاعت کرو۔ پس اس سے انحراف کرنے والا معذور نہیں بغاوت کسی حال میں بھی جائز نہیں (بجز اسکے کہ خدا کے حکم سے کوئی کھڑا ہو) کیونکہ یہ خلافت جسمانی ہے اگر اس میں روحانی بدیاں پائی جاتی ہیں تو ہوں ہاں اگر روحانی خلیفہ بدکار ہو تو اسے فوراً چھوڑ دینا چاہئیے کیونکہ اس سے تعلق ہی روحانیت کا ہے۔

**سوال**۔ مگر جو خلیفہ غاصب ہو۔ کسی کا حق غصب کر کے تخت نشین ہو۔ اسکی اطاعت کیا تعاون علی الاثم والعدوان نہیں ہے۔

**جواب**۔ غصب کا سلسلہ تو ابتداء دنیا سے جاری ہے پہلے کسی کی حکومت ہوتی ہے پھر کسی دوسرے کا غلبہ ہو کر اسکی حکومت قائم ہو جاتی ہے جو غصب کرتا ہے وہ گنہگار ہے۔ مگر عام رعایا پر اطاعت لازم ہے۔ کیونکہ دنیا دار الجزاء نہیں۔ اسکے گناہ کی سزا اسے ملے گی۔ لیکن جب خدا نے اسے بنایا ہے تو آخر کسی مصلحت یا غرض کے لئے بنایا ہے پس اس کا معاملہ خدا سے جدا ہے رعایا کا کام ماننا ہے اور بادشاہ وقت کی فرمانبرداری۔

**سوال**۔ تو آپ کے نزدیک ہر حکومت کی اطاعت واجب ہے اور اس طرح پر سلطنت اسلامی

جو ترکوں اور کابلیوں پر تقسیم شدہ ہو وہ صرف اسی رعایا کی مطاع ہو جس پر کہ حکمران ہے۔

**جواب** - بیشک! جو مسلمان عیسائیوں کی حکومت میں رہتے ہیں انہیں دنیاوی طور پر عیسائیوں ہی کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ انپر ترکوں یا کابلیوں کی اطاعت کا حکم نہیں۔

**دونوں سوالوں کا اکٹھا جواب** - اب میں آپ کے دونوں سوالوں کو ملا کر ایک اور رنگ میں جواب دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لیستخلفنہم فی الارض پس جب تین خلیفے ہو گئے تو یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اور اب اس سے آگے اگر خلفاء نہ ہوں تو ہم پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا کیونکہ تین ہو جانے پر وعدہ قرآنی پورا ہو چکا۔ کوئی کہے کہ دوسروں کو کیوں نہیں مانتے ہم کہینگے شرائط نہیں پائی جاتیں۔

(ب) خلیفہ برحق کا نشان ہو کہ اسکا دین تمکین پا جائے اور ایک ایسی جماعت ہو جو اسکے فتووں پر چلے آپ بتا سکتے ہیں کسی ایسی جماعت کا پتہ جو یزید کے فتووں پر چلتی ہو اسکا تو ہمنام ہونا بھی کوئی مسلمان پسند نہیں کرتا۔ پس بنی امیہ یا بنو عباس کی خلافت کا سوال ہی غلط ہے کیونکہ انہیں خلافت کے وہ نشان ہی نہیں پائے جاتے۔

(ج) لیستخلفنہم سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ بلا کسی ناغہ کے متواتر خلفاء چلے ہی جاینگے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ کسی قدر وقفے کے بعد پھر خلیفہ برحق ہو۔

**سوال** - کیا ایسے خلفاء کی بیعت ضروری ہے؟

**جواب** - نہایت ضروری ہے۔ اگر ضروری نہ ہوتی تو ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم نہ فرماتا۔ اور یہ ارشاد نہ ہوتا علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدین۔ پس غیر مامور خلیفے کی اطاعت بھی لازم ہے کیونکہ اسکی غرض بھی دین قائم کرنا ہے اور غیر مامور کی صداقت کا نشان یہ ہے کہ اسے دین میں اتباع کرنے والی ایک جماعت دیجائے اور دوسرا یہ کہ اسکے مخالف تباہ ہوں

**سوال** - تو کیا امام احمد حنبل - امام ابوحنیفہ - امام مالک - امام شافعی کی اطاعت ضروری نہیں ان کے فتووں پر چلنے والی بھی جماعتیں ہیں۔

**جواب** - وہ ایسے خلفاء نہیں تھے نہ خلافت کے مدعی انکی قبولیت بطور انعام ہے یہ نیکی و تقویٰ سے کام لینے والے تھے۔ اسکا اجر انکو ملا۔

اسپر سائل نے کچھ اعتراض کیا جس کے جواب میں فرمایا۔ آپ میرے دونوں جوابوں کو ملا کر اعتراض پیدا نہ کریں میں نے خلفاء کے تین سلسلے بیان کئے ہیں۔

ایک تو یہ کہ چار پر ختم ہو گئے ایک یہ کہ مجددین کا سلسلہ ہے اور یہ کہ خلفاء روحانی خلفاء جسمانی کا سلسلہ جاری ہے آخری صورت میں متعدد خلفاء ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ مختلف ممالک میں مختلف مجدد آئیں مگر پہلی صورت میں کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ اسوقت بھی کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ سلسلہ بھی منہاجِ نبوت پر ہے اور نبی کریم کی بعثت ثانی کا وقت ہے۔ باقی اہل تشیع کے بھی بیشک امام ہوئے ہیں ان میں سے جنھوں نے ایسا دعویٰ کیا جو تمام دنیا کے لئے فرد واحد ہونے کی حیثیت سے ہو تو میں ان نشانوں کے ساتھ جو ایسے لوگوں کے لئے مقرر ہیں انکو پرکھونگا اور جو ایسے امام اور خلیفے ہیں۔ جن سے روحانی فیض حاصل کیا جاتا ہے اور جنکا متعدد ہونا بھی جائز ہے میں اگر اس زمانہ میں ہوتا تو انکی نیکی اور تقویٰ کو دیکھتا۔ جس کو اپنا متبوع ہونے کے قابل پاتا۔ اس سے روحانی فیض لیتا۔ یا فقہی مسائل پوچھتا جیسے شاگرد اپنے استاد کو اپنی سمجھ کے مطابق دیکھ لیتا ہے یہ جھگڑے بعد میں ہوئے پہلے تو شیعہ امام سنیوں کے اُستاد اور سنی امام شیعوں کے مقتدا رہے ہیں۔

**سوال چہارم**۔ اندرونی اختلاف اور اخلاقی لغزشوں کے باعث اگر خلافت محمدیہ کا یہ حشر ہُوا۔ کہ خلافت طاہرہ کے متعلق تعیین زمانہ ہی نہیں ہو سکتا۔ تو پھر ایک ظلی اور بروزی نبی کے اسی قسم کے سلسلۂ خلافت کو مشیت ایزدی میں کسقدر مہلت حیات ہو سکتی ہے۔

**جواب**۔ اسکا جواب میں پہلے دے چکا ہوں کہ خلافت ایک انعام الٰہی ہے جب تک نبی کی جماعت اپنے آپکو اس قابل رکھے گی یہ نعمت جاری رہیگی صرف اس خیال سے کہ یہ نعمت آخر چھینی جانی ہے اس نعمت کو ابتدا ہی سے نہ لینا کفران ہے کیوں نہ اپنی حالت ایسی بنائی جائے کہ یہ نعمت ہمیشہ جاری رہے مکالمہ مخاطبہ بھی ایک نعمت الٰہی ہے اور مغضوب علیہم قوم سے چھین لی جاتی ہے تو کیا اسکی التجا بھی اسلئے نہ کیجائے کہ ہم سے آخر چھینی جانی ہے میں نے آپکو بتایا ہے کہ ایک طور پر رسول اللہ صلعم کی خلافت ختم نہیں ہوئی اور اب تو نئے سر سے پھر سلسلہ منہاج نبوت پر قائم ہوا ہے اور اگر دو کے معنے لئے جائیں یعنے چار پر ختم یا صرف مجددین کا سلسلہ جاری۔ تو بھی آپ دیکھیں کہ خلافت کس طرح ختم ہوئی حضرت امام حسن خلیفہ ہوئے انہوں نے اس خیال سے کہ میں انتخاب

مومنین سے خلیفہ نہیں ہوا۔ اور اسلئے کہ باپ کے بعد معاً بیٹا بغیر انتخاب کے خلیفہ ہو جانے سے خلافت وراثت بنجاتی ہے امیر معاویہ سے صلح کر لی اور انہیں خلافت دیدی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں سے خلافت ہی اٹھ گئی۔ کیونکہ یہ ایک نعمت الٰہی کو ایک طور پر رد کرنا تھا۔ میں حضرت امام حسن کی نیک نیتی کا قائل ہوں اور انکو اسکا اجر بھی ملیگا مگر بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا خمیازہ ضرور اٹھانا پڑتا ہے اب دیکھئے جو خلافت کو مٹانا چاہتے تھے انکی تو پیش نہ گئی کیونکہ یہ خدا کا کام تھا۔ لیکن جب خدا نے اس انعام کو اٹھا لینا چاہا۔ تو خود ان کے ہاتھوں سے اسکا خاتمہ ہوا جو خلافت کو بجائے مٹانے کے بنانا چاہتے تھے۔

اس زمانہ میں چونکہ اشاعت دین کا موقعہ ہے اور اسکے سامان مہیا ہیں اور خلافت کی ایسے حالات میں بہت ہی ضرورت ہے۔ کیونکہ کوئی جماعت ترقی نہیں کر سکتی جبتک ان کا ایک منتظم ایک نگران کار نہ ہو اسلئے اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے اور دنیا میں پھیلانے کے لئے میں امید کرتا ہوں کہ خدا خلافت کے سلسلہ کو بہت لمبا کر دیگا اور چار پر ہی خاتمہ نہیں ہو جائیگا پھر اسکی ہمیں کیوں فکر ہو خلیفہ بنانا ہمارا کام نہیں ہمارا کام تو خلیفہ کی اطاعت ہے۔ بنانے کا کام خدا کے سپرد کر دو اور اپنا فرض ادا کرتے رہو۔ مسیح موعود حضرت رسول کریم کا کامل بروز ہیں۔ اسلئے جن کمالات کا اظہار پہلی دفعہ ہوا۔ اب بھی ہوگا۔ بلکہ چونکہ یہ وہ دن ہیں جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کمال تک پہنچکر کا لبدر التمام ہو گئی ہے اسلئے خدا کا جلال پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہوگا۔

**سوال پنجم** حضرت علیؓ منصب خلافت پر انہیں اصولوں کی تحت میں سرفراز ہوئے تھے۔ جن کے رُو سے حضرات ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ خلیفہ رہ چکے تھے پس وہ لوگ جو علی سے نافرمان ہو کر جنگ جمل و صفین میں ان کے مخالف صف آرا ہوئے انکے ایمان کے متعلق کیا ارشاد ہے۔

اور اگر جانبین حضرت محمد صلعم جیسے مہتم بالشان رسول کے سلسلہ میں بھی رخنہ اندازی کر کے علیؓ و معاویہ کی پیروی سے مخلص مومنین رہ سکتے ہیں تو حضرت مرزا صاحب کے مرید کسطرح جناب سے انحراف یا مولوی محمد علی سے ارادت رکھنے کے باعث سلسلہ احمدیہ سے خارج ہو سکتے ہیں یا کم سے کم انپر عقوبت لازم آتی ہے۔

**جواب**۔ ابوبکر و عمر ہوں یا حضرت علیؓ۔ ان کے منکر کافر نہیں۔ فاسق ہیں۔ فاسق کے تین معنے

ہیں۔ فاسق بمعنی کافر۔ فاسق بمعنی بدکار۔ فاسق بمعنے باغی۔ یہاں تیسرے معنے مراد ہیں۔ یعنے باغی جس کے معنے ہیں **سلسلہ کے اتحاد کو توڑنے والے** اور بس۔ اس بغاوت کا اثر ان پر بھی پڑیگا کہ اگر دوسری نیکیاں اتنی ہیں کہ اس گناہ کو ڈھانپ لیں تو خدا عفو کر دیگا ورنہ سزا دیگا۔ اور سزا دینا یا بخشنا اللہ کا کام ہے یہ ہمارا کام نہیں کہ اسپر بحث کریں ہم کو تو شریعت کی اصطلاح سے غرض ہے وہ خلیفہ کی بیعت نہ کرنے والے کو باغی قرار دیتی ہے

**سوال**۔ تو شیعہ ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ و عثمان رضؓ کو نہ ماننے کی وجہ سے فاسق ہوئے کافر نہیں۔

**جواب**۔ صرف خلیفہ کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ ہاں باقی عقائد کی بحث جدا ہے اور میرے نزدیک اسوقت کے شیعہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو کہ مومنین صالحین ہیں، سبّ و شتم کرنے کی وجہ سے اس فتویٰ کے نیچے آتے ہیں۔ ورنہ جو ان میں سے یہ کہتے ہیں کہ ابوبکر و عمر و عثمان مومنین صالحین مخلصین تھے ہم انہیں برا نہیں کہتے نیکی سے یاد کرتے ہیں۔ صحابی مانتے ہیں۔ صرف حضرت علی احق بالخلافت تھے تو میرے نزدیک وہ فاولئک ھم الفاسقون میں داخل نہیں کیونکہ خلافت کی اطاعت تو اس کی حیات تک ہے جب وہ خلفائے راشدین فوت ہو چکے ہیں حاکم و بادشاہ بھی نہیں تو اب ان شیعوں کو انکا باغی کہنا بے فائدہ ہی ہاں یہ خیال رہے کہ مسیح موعود کی بعثت کا سوال اور ان کے انکار کا مسئلہ الگ ہے۔

**سوال**۔ پھر امیر معاویہ جنھوں نے حضرت علی سے ان کے وقت میں بغاوت کی وہ تو کم از کم × ×

**جواب**۔ ہاں ان کے سر پر ذمہ داری ہے حضرت مسیح موعود نے لکھا۔ فمن خالفہ فی وقتہ فبغی وطغی (جس نے حضرت علیؓ کی ان کے وقت میں مخالفت کی وہ باغی و طاغی ہی مگر اب ہم امیر معاویہ پر الزام نہیں لگاتے نہ انہیں باغی کہتے ہیں نہ فاسق کیونکہ انہوں نے بعد میں صلح کر لی۔ اور امام حسن نے اس صلح کو قبول کر کے انہیں اپنی خلافت دیدی۔ اس معاملہ میں اگر امیر معاویہ نے کوئی غیر مخلصانہ فعل کیا تو ان کا معاملہ خدا سے ہے۔ ہماری نظر تو ظاہر پر ہی ہو سکتی ہے ہم دیکھتے ہیں اور تاریخ میں پڑھتے ہیں کہ انہوں نے صلح کی امام حسن رضؓ نے قبول کی۔ اپنی خلافت بھی دیدی پس وہ باغی نہ رہے کیونکہ اب باغی یا فاسق انہیں کہا جائے تو امام حسن پر الزام آتا ہے۔ کہ ایک

فاسق کو خلافت حوالہ کر دی۔ باقی میرے انکار کے متعلق جو آپ نے دریافت کیا ہے میں تو بارہا بتا چکا ہوں کہ خلیفہ کے انکار سے ایمان نہیں جاتا۔ مولوی محمد علی صاحب کو احمدی کہتا ہوں۔ ان سے ارادت رکھنے والا بھی سلسلہ احمدیہ سے خارج نہیں مگر فسق و بغی کا فتوےٰ ضرور ہے۔ سعد بن عبادہ کا قصور ان سے بہت کم ہے وہ حکم خلافت کے باغی نہ تھے انہوں نے صرف بیعت نہیں کی مگر احکام خلافت کی اطاعت کرتے رہے اور خاموش رہے جب اپنے وجود کو فتنہ سمجھا تو چلے گئے اسی طرح دوسرے صحابی حضرت علی یا حضرت عثمان کے وقت میں منکر خلافت نہ تھے بلکہ ایک خلیفہ کے بارے میں جھگڑا تھا یا اس سے چند مطالبات تھے اور یہ لوگ (پیام والے) تو سرے سے خلافت ہی کے قائل نہیں۔ اور مجھ پر کفر کا فتوےٰ دے رکھا ہے اور شرک کا مبدء سمجھتے اور لکھتے ہیں۔ اور پھر عقاید میں اختلاف رکھتے ہیں۔ تاہم میں انہیں ابھی تک۔ احمدی ہی سمجھتا ہوں۔

**سوال ششم**۔ کہا جاتا ہے کہ جائز خلافت صرف تشریعی نبی سے جاری ہو سکتی ہے اور ظلی نبی صاحب خلافت نہیں ہوا کرتے۔ اسکے متعلق جناب کا کیا ارشاد ہے؟

**جواب**۔ صرف صاحب شریعت نبی کی خلافت ہوتی ہے۔ اس دعوے کی کوئی دلیل قرآن و حدیث سے پیش کیجائے تو میں کچھ کہوں

**دلیل**۔ مثال موجود نہیں۔

**جواب**۔ کسی چیز کی مثال کا موجود نہ ہونا اسکے نہ ہونے کا ثبوت نہیں۔ پھر مثال تو مسیح موعود کی بھی موجود ہے جو صاحب شریعت نبی نہیں تھے۔ ان کی دو زندگیاں ہیں ایک واقعہ صلیب تک سو اسکے بعد پطرس کی خلافت موجود ہے۔ انجیل میں صاف لکھا ہے اے پطرس تو میرے بعد میری بھیڑوں کو چرا۔ اور دوسری کشمیر میں سو ان کی اپنی زندگی کے حالات کا بہت کم علم ہے تو ان کی خلافت کا کیا ثبوت دیا جائے۔ پہلے تمام غیر صاحب شریعت انبیاء کی تاریخ لائی جائے جب تاریخ ہی موجود و محفوظ نہ ہو۔ تو یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ مثال بھی موجود نہیں۔

ہم تو حدیث میں پڑھتے ہیں کہ ما من نبوۃ الا تبعتہا الخلافۃ۔ ہر نبوت کے بعد خلافت ہے

**سوال ہفتم**۔ جس حالت میں منصب خلافت پر عزل و نصب محض کثرت رائے سے ہو سکتا ہے۔ اور

ہم خلفا کو مامور تو مان ہی نہیں سکتے تو پھر غیر مامور کی اطاعت ہر شخص پر فرض کیونکر قرار دی جا سکتی ہے اگر ایک شخص اپنی روشنی ضمیر میں کسی خلیفہ سے انحراف کرے تو خواہ نظام سلسلہ بگڑتا ہوا دیکھکر اسکی یہ حرکت سیاسی غلطی بھی مان لیجائے پھر بھی مذہبًا وہ قابل عقوبت کیونکر ہو سکتا ہے۔

**جواب**۔ خلافت حقہ کا عزل کبھی نہیں ہوتا۔ اور خود ہٹنا بھی گناہ ہے۔

**سوال**۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کیوں ہٹ گئے۔

**جواب**۔ اسکی ایک خاص وجہ ہوئی۔ وہ سمجھے کہ میں انتخاب سے خلیفہ نہیں ہوا۔ اور باپ کے بعد بیٹا اس صورت میں ٹھیک نہیں۔ پاک دل تھا گو اجتہاد میں غلطی ہوئی۔

**سوال**۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا معاملہ حَکَم کے سپرد کر دیا تھا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عزل ہو سکتا ہے۔

**جواب**۔ میں ہرگز اس بات کو نہیں مانتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا عزل منظور کر لیا تھا بلکہ حضرت علی نے یہ بتانا چاہا تھا کہ یہ شرارت کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے جب فیصلہ ہوا تو آپ نے مانا نہیں اصولاً یہ بات نہیں مانی تھی کہ عزل منظور ہے بلکہ بات یہ مانی تھی کہ قرآن کا فیصلہ منظور ہے اور خلافت کا عزل کرنا (بعد اسکے قیام کے) قرآن مجید کے خلاف ہے۔ پس یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ حضرت علی نے اصولاً اپنا عزل مان لیا تھا۔

**سوال**۔ جب نصب جماعت کی رائے پر ہے تو عزل کیوں اسکی رائے پر نہیں ہو سکتا۔

**جواب**۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ایک نبی کی بیعت بھی اپنی مرضی سے ہوتی ہے مگر اسکی بیعت سے نکلنا انسان کو مرتد بنا دیتا ہے جس کے لئے کفار سے بھی زیادہ سخت احکام ہیں خلافت بیشک مومنوں کے انتخاب سے بھی ہوتی ہے مگر خلیفے قائم کرنا در اصل خدا تعالےٰ کا کام ہے۔ اور خدا کے کام کو مٹانا انسان کے لئے جائز نہیں۔ حضرت نبی کریم کی بعثت اولیٰ کی نظیر موجود ہے۔ خدا نے خلافت قائم کرنے کا وعدہ کیا۔ پھر جس طرح وہ پورا ہوا۔ وہ جائز طریق قیام خلافت کا اور لیستخلفنھم کی ماتحت ہمیں ماننا ہوگا کہ اس طریق سے جس پر ہر چہار خلفاء کی خلافت ہوئی۔ خلافت قائم ہوا اس کا خدا کی طرف سے دیا جانا ہے پھر اس معاملہ میں مَیں خود صاحب تجربہ ہوں۔ میں پورے یقین کیساتھ کہتا ہوں کہ خلافت خدا ہی قائم کرتا اور خلیفہ خدا ہی بناتا ہے جس فتنہ عظیمہ اور مخمصہ کثیرہ کیوقت

خدا نے مجھے خلیفہ بنایا - ایک انسان بلکہ تمام جماعت کی طاقت میں بھی ہرگز نہ تھا کہ مجھے خلیفہ نامزد کر کے پھر وہ تمکین دین دے سکتے اور نہ امن بعد خوف پیدا کرتے جو خدا نے میرے لئے کیا اور بغیر کسی میری ذراسی کوشش کے مفسدین و مخالفین کو نیچا دکھایا - ان کے گروہوں کو جیسا کہ اس قادر ذوالجلال نے مجھ سے وعدہ کیا تھا - کہ لیمزقنّہم ٹکڑے ٹکڑے کر دیا - ان کی جمعیّت پراگندہ ہو گئی - اور خدا تعالےٰ کی بات غالب ہوئی - میں نے بھی خیال کیا تھا - کہ خلافت چھوڑ دوں اور اپنے آپکو معزول کر لوں - مگر جب استخارہ کیا اور بہت دعائیں تو مجھے ایک رؤیا میں سمجھایا گیا کہ یہ جائز نہیں تب میرا دل مستحکم ہو گیا اور مینے اسکے سلسلہ کا خادم بننا قبول کیا -

**سوال ہشتم** - چند سال پیشتر مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدّین سلسلہ احمدیہ کے لئے باعث فخر و مباہات سمجھے جاتے تھے اور نبی کے متبع صحابی ہونے کی وجہ سے درست بھی تھا - اب اس اختلاف نے اگر ان کو جاہ طلب اور منافق ثابت کر دیا تو شیعہ نقطۂ خیال سے بھی جاہ طلبی اور منافقت اصحاب رسول اللہ صلعم میں بھی رونما ہو سکتی ہے اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر کا اختلاف اور حضرت علی اور امیر معاویہ میں جو لڑائی باوجود رسول اکرم کے صحابی ہونے کے ممکن الوقوع تھی - ان تاریخی اور موجودہ تنازعات نے جو ایک بزرگ ترین رسول اور نبی ظلّی کے اصحاب خاص و پیوستہ مشن اور معتمدین خصوصی میں ظاہر ہوئے ہیں - اغیار پر حضور سرور کائنات اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کا (جو گروہ خاص میں منافقین پیدا کرنے میں صرف ہو جائے) کیا اثر ہو سکتا ہے اور کیا احترام ہونا چاہئے -

**جواب** - اس معاملہ میں شیعوں اور ہم میں ایک فرق ہے شیعہ تو صرف چند آدمیوں کو مومن سمجھتے ہیں - باقی سب منافق - مگر ہم کہتے ہیں کہ حضرت اقدس کے کثیر اصحاب حق پر ہیں - صرف معدودے چند ہیں جو غلطی پر اڑے ہیں باقی رہا یہ اعتراض کہ نبی کے اصحاب گمراہ ہو سکتے ہیں یا نہیں - سو میں تو دیکھتا ہوں خدا کے ولی بھی گمراہی میں گر جاتے ہیں - دیکھئے ایک شخص کا ذکر قرآن مجید میں ہے لو شئنا لرفعنٰہ بہا ولکنّہ اخلد الی الارض اور صحابیوں کی نظیر تو ہر مذہب و ملّت میں موجود ہے - حضرت موسیٰؑ کے صحابی ہی تھے جو اپنے نبی کی ذراسی غیر حاضری ہی میں بچھڑا پوجنے لگ گئے - انکی تعداد تین ہزار بتائی گئی ہے پھر نوحؑ کا بیٹا بھی آخر صحبت ہی میں رہتا تھا - اسے ہدایت ہی نہ ہوئی - یہودا اسکریوطی بھی صحبت ہی میں رہتا تھا - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم

کا کاتب وحی بھی صحابی ہی تھا اور معتمد علیہ پس چند لوگوں کا بگڑ جانا اس مذہب کے باطل ہونے کی دلیل نہیں ہاں کثرت نہیں ہونی چاہئے۔ منافقوں کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ جس چیز پر نفاق ہو اُسکے مطابق فتویٰ ہوگا۔

حضرت علی و حضرت ابو بکر میں تو کوئی اختلاف نہیں اور امیر معاویہ حضرت علی کے بعد زندہ رہے اسلئے ہم انہیں بُرا نہیں کہتے۔ جبکہ انہوں نے صلح کر لی۔ اور امام حسنؓ نے بھی مان لیا۔ آپ اس بات پر غور کریں۔ اگر وہ خدا کے نزدیک بے قصور اور متقی ثابت ہوئے تو جو انہیں برا کہتے ہیں ان پر مواخذہ ہوگا۔ لیکن اگر وہ بُرے ہیں تو ہم انہیں نیک کہتے ہیں۔ تو جو امام حسن کا حشر ہوگا وہی ہمارا ہو جائیگا۔

پھر ایسی باتوں سے لوگوں پر حق مشتبہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ صادقوں کے مقابلے پر اٹھنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ امام حسین کے مقابلہ پر یزید اٹھا۔ تو کیا اسکا نام و نشان نہیں مٹ گیا امام حسینؑ بیشک شہید ہو گئے مگر جس غلطی کے مٹانے کے لئے وہ کھڑے ہوئے تھے وہ مٹ گئی یزید خود شرمندہ ہوا۔ اسکی اولاد پھر امام حسینؓ کی اولاد کی خادم ہوئی۔ وہ مومن جو کسی خاص کام کے لئے مامور ہوتے ہیں۔ ان کے قتل ہونے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ امام حسینؓ خدا کی تلوار تھے۔ لوگوں کو وہ ٹوٹی نظر آتی ہوگی میں تو دیکھتا ہوں اس نے وہ کام کیا جس کا اثر اب تک موجود ہے۔

**سوال**۔ امام حسین کو آپ کیا سمجھتے ہیں۔ انہوں نے ایک جسمانی خلیفہ کے مقابل جنگ کی

**جواب**۔ میں امام حسین کو خدا کا ایک برگزیدہ سمجھتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ خدا کے حکم سے یزیدیت مٹانے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ مگر ایسے مامور نہیں۔ جن کی بعثت عام ہوتی ہے بلکہ ایک خاص کام کے لئے اور جنہوں نے ان کا مقابلہ کیا سخت غلطی کی۔ مگر نہ ماننے سے ان پر فسق کا فتویٰ نہیں اسلئے کہ آپ خلفاء اربعہ کی طرح خلیفہ نہ تھے اور نہ مامور تھے۔ ہاں جنہوں نے ظلم کیا وہ ظالم ہیں جنہوں نے متعمداً قتل کیا وہ جہنمی ہونگے۔

**سوال** حضرت علی تو برحق تھے۔ ان کے ساتھ جنگ کرنے والے حضرت معاویہ کو آپ کیا کہتے ہیں۔ اور حضرت[۱] کے خطاب سے کیوں یاد کرتے ہیں۔

---

[۱] لطف یہ ہے کہ ہمارے دوست میر صاحب خود حضرت معاویہ کہتے تھے۔

جواب - میں پہلے جواب دے چکا ہوں کہ امیر معاویہ حضرت علی کے بعد زندہ ہے پھر صلح کر لی۔ اسلئے بظاہر ان کی توبہ معلوم ہوتی ہے۔ اور فی وقتہ بغی و طغی حضرت صاحب نے لکھا ہی ہم انکی عزت صحابی ہونے کی وجہ سے کرتے ہیں۔ رسول اللہ کی عظمت دل میں ہو۔ تو وہ تو ایک صحابی ہیں۔ میں تو آنحضرت کے ایک کتے کو بھی حضرت کہدوں لیکن کتے کو پالنا جائز نہیں فرمایا۔

**سوال نہم** - بروزی نبی اور مجدد الوقت میں کیا امتیازی فرق ہے جس مشن کو مجدد ہر صدی کے اخیر پر بوجہ احسن پورا کر سکے۔ اسی کے لئے پھر ظلی نبی کی کیا ضرورت باقی رہتی ہے بوجہ یکساں مشن یکساں تعلیم یکساں نتائج اثر مرتب ہونیکے ظلی نبی اور مجدد مترادف ہو جاتے ہیں۔

**جواب** - مجدد تو اپنے اپنے علاقوں میں ایک وقت میں کئی بھی ہونگے مگر بروزی نبی کسی خاص علاقہ کے لئے نہیں ہوگا اسلئے کہ اسکی نبوت اپنی نبوت نہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ کی نبوت ہے۔ جو تمام جہان کے لئے تھے بس وہ جو اس ختم الرسل کے تمام کمالات کا مظہر ہے وہ بھی سارے دنیا کے لئے ہوگا مجدد کے انکار سے انسان کافر نہیں ہوتا۔ ہاں قرب الٰہی نصیب نہیں ہوتا سلب ایمان ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ نبی کا انکار کفر ہے یہ ممکن ہے کہ کوئی مجدد کو نہ جانے اور اسکے نہ جانتے ہوئے قرب الٰہی میں ترقی پا جائے۔ مگر کامل بروزی نبی سے جاہل رہ کر کوئی ترقی و تقرب نہیں پا سکتا۔

**سوال دہم** - محمد علی باب افریقی مہدی اور دیگر داعیان نبوت کے دعاوی کو کن وجوہ سے حضرت صاحب کے مقابلہ میں غلط قرار دیا جائے

**جواب** - افریقی مہدی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا۔ پھر ایسے تمام مہدیوں میں سے ہو سکتا ہے کہ بعض سچے ہوں۔ حالات صحیحہ ان کے موجود ہوں تو پھر ہم بتا سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے بہت سے مہدیوں کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ مگر کوئی ایسا مہدی نہیں ہوا جس نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ آنے والا مسیح بھی میں ہی ہوں۔ محمد علی باب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ آپ ان لوگوں کی کتابیں دیکھیں وہ تو نبوت کے قائل ہی نہیں۔ وہ تو مظاہر الٰہی کہتے ہیں یعنے خدا کی ذات ورلو ما ہی اسکے صفات کے مظہر دنیا میں آیا کرتے ہیں اور انہی میں ذات الٰہی پائی جاتی ہے بس ایسے نبیوں کو نبوت کے معیار پر نہیں پرکھا جائیگا۔ وہ تو اپنے آپ کو مسلمان ہی نہیں کہہ سکتے کیونکہ موجودہ شریعت اسلامی و قرآن مجید کو منسوخ سمجھتے ہیں۔ اور نئی کتاب کے نازل ہونیکے قائل ہیں۔

سوال۔ نبیوں کے پرکھنے کا کیا معیار ہے؟

جواب۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل۔ جس پر ۲۳ سال بعد از دعویٰ وحی گزر جاویں وہ ضرور صادق ہے۔

پھر فرمایا وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین۔ مرسلان الٰہی تبشیر و انذار کرتے ہیں (۳) کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی۔ وہ اپنے مخالفوں پر غالب آتے ہیں۔ جس بات کو وہ قائم کرنا چاہتے ہیں قائم کر کے جاتے ہیں اور مخالفوں کی کچھ پیش نہیں جاتی (۴) فلا یظہر علٰی غیبہٖ احداً الا من ارتضٰی من رسول۔ جو خدا کا نبی ہو۔ اسکو غیب کی خبریں دی جاتی ہیں بالخصوص ایسی خبریں جو قوموں کی تباہی یا ترقی کی نسبت ہوں (حضور نے نشانات صداقت کی جو تشریح فرمائی تھی میں نے نہایت مختصر کر دی ہے صرف اشارۃً آیات لکھدی ہیں)

سوال۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری ہے؟

جواب۔ بروزی نبوت کا سلسلہ جاری ہے یعنے قدسی نفوس میں نبوت محمدیہ ہی پیرایۂ جدید میں جلوہ گر ہوگی۔ یہ سلسلہ بند ہو جانے کے ہم قائل نہیں۔ اگر نبوت بند ہوتی۔ تو ایک طرف اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا کیوں سکھائی جاتی۔ دوسری طرف انعم علیہم کی تفسیر اولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیہم من النّبیّٖن والصدیقین والشہداء والصّٰلحین سے کی ہے پس نبوت کا دروازہ کھلا ہے مگر نبی وہی ہوگا جو رسول کریم کے تمام کمالات کا مظہر اتم ہو۔ اور اسوقت تک صرف ایک ہی ہوا۔ حالانکہ مکالمہ مخاطبہ کا انعام بہت سے اولیاء وصلحاء امت محمدیہ نے پایا اور نبوت محمدیہ کا پر تو بھی بقدر ان کی استعداد کے ان پر پڑا۔ مگر چونکہ وہ جمیع کمالات محمدیہ کے مظہر نہ تھے اسلئے نبی نہ کہلائے۔

سوال۔ مع الذین انعم اللّٰہ علیہم فرمایا ہے نہ یہ کہ وہ نبی ہو جائینگے۔

جواب۔ اس معیت سے مراد اس جماعت میں داخل ہونا ہے۔ ورنہ ماننا پڑیگا کہ اب کوئی صالح بھی نہیں ہوگا۔ شہید بھی نہ ہوگا۔ صدیق بھی نہیں ہوگا۔ اسکا کوئی فرقہ قائل نہیں پھر دیکھئے قرآن شریف میں آتا ہے توفنا مع الابرار تو کیا اسکے یہ معنی ہیں کہ جب کوئی نیک فوت ہو تو ساتھ ہی ہماری جان بھی قبض کرے۔ اور اسی طرح قرآن مجید میں ایک آیت ہے تو اب کیا اس سے یہ مراد ہے۔ کہ ایسے

الا الذین تابوا واصلحوا واعتصموا باللّٰہ واخلصوا دینہم للّٰہ فاولٰئک مع المؤمنین ۱۲

لوگ مومن نہیں ہونگے بلکہ مومنوں کے ساتھ ساتھ رہینگے۔

اسکے بعد سائل صاحب متفرق باتیں دریافت کرنے لگے۔

**سوال** - بروزی نبی کے معاملہ میں کوئی سکوت کرے تو اسکی نسبت کیا ارشاد ہے؟

**جواب** - سکوت جائز نہیں توقف بھی ایک قسم کا انکار ہے - آپ تو سکوت کی نسبت پوچھتے ہیں۔ نبیوں کے معاملہ میں تو بعض اوقات اقرار بھی کفر ہوتا ہے - دیکھئے قرآن مجید میں آتا ہے ومن النّاس من یقول اٰمنّا باللّٰہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بمومنین - وہ اللہ سے یوم الآخر تک تمام اصول کو ماننے کا اقرار کرتے ہیں مگر انپر بھی فتویٰ کفر ہے سکوت اسلئے جائز نہیں اس طرح تو پھر جماعت بن ہی نہیں سکتی - نبی کے ساتھ ہونے میں مشکلات ہوتی ہیں - اب سب لوگ مشکلات سے بچنے کے لئے یہی کہنے لگیں کہ ہم خاموش ہیں تو پھر وہ جماعت کہاں سے آئے جو دنیا کی اصلاح کے لئے طیار کرکے نبی نے اپنے مولیٰ کے حضور واپس لوٹنا ہے۔

**سوال** - کثرت امور غیبیہ کا نام نبوت ہے تو جبتک وہ کثرت نہ ہوئے نبی نہیں ہوگا۔

**جواب** - تحصیلدار اسے کہتے ہیں - جو مالگذاری کی وصولی کا انتظام کرے وغیرہ ذالک تو کیا جب تک ایک سال گذر نہ جائے اور وہ کار متعلقہ سرانجام نہ دے لے اسے تحصیلدار نہ کہنا چاہئے - اسی طرح ڈپٹی کمشنر کو ڈپٹی کمشنر نہ کہا جائے جبتک وہ تمام باتیں نہ آمیں ہو لیں جو اس عہدہ کے نشان ہیں - پھر قرآن مجید میں آتا ہے انا حملنا ذریتھم فی الفلک المشحون - اب اگر وہ کشتی پہلے ہی بھری ہوئی تھی - تو پھر لوگ کہاں بیٹھے پس یہ اعتراض جو میرے مخالفوں نے مجھ پر بلکہ حضرت اقدس پر کیا ہی (کیونکہ یہ تعریف حضور ہی کی ہی) بہت ہی بیہودہ ولغو ہے - جس کو کثرت امور غیبیہ سے مشرف کرنا ہوگا - اسی کا نام نبی رکھیگا۔

**سوال** - آئندہ اگر کوئی نبی آیا تو کیا اسکے لئے ضروری ہے کہ مسیح موعود کے سلسلہ میں ہو۔

**جواب** - ہاں ضروری ہے بلکہ مومن بننے کی شرط بھی مسیح موعود کی اتباع ہی

**سوال** - اس طرح تو خاتم النّبیّین مرزا صاحب ہوئے

**جواب** - جب کوئی شخص خدا تک نہیں پہنچ سکتا - جبتک کہ آنحضرت صلعم کو نہ مانے - تو کیا اس سے لازم آئیگا کہ حضرت نبی اکرم خدا ہو گئے - یہ تو وجاہت کی بات ہے جب خدا تعالیٰ کسی کا رتبہ بلند فرماتا ہے تو شرط لگا دیتا ہے - کہ اب جو ہمارے دربار میں آنا چاہیے انکی وساطت اور بسند اتباع حاصل کرنے

کے بعد آئے آپ نوابوں کو دیکھتے ہیں کہ ان کے حضور میں پہنچنے کیلئے ایڈیکانگ ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ خود بھی کسی بادشاہ کے ایڈیکانگ ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم کا درجہ بڑھتے بڑھتے ۱۳ سو سال میں اسقدر بلند ہو گیا ہے کہ خدا نے فرما دیا۔ تو ہم اب تمہیں بھی ایک دربان دیتے ہیں اب تمہارے دربار میں بھی کوئی نہ باریاب ہو سکے گا جبتک کہ وہ تمہارے ایک متبع کامل سے سند اتباع نہ لائے۔ پس اصل خاتم النبیین تو حضرت نبی کریم ہی ہیں اور یہ وساطت کی شرط بھی آپ ہی کی عظمت کے اظہار کے لئے ہے۔ میں تو اس بات کا بھی قائل ہوں کہ حضرت صاحب کا درجہ بڑھتے بڑھتے کبھی ایسا ہو جائے کہ ان کو بھی ایک دربان ملجائے اور آئیندہ جبتک کوئی اسکے اتباع کامل کی سند یافتہ نہ ہو۔ آپ کے حضور باریاب ہو سکے گا۔

خاتمہ پر میر افضل علی صاحب نہایت ممنون اور متاثر نظر آتے تھے جس کا انہوں نے اپنی زبان سے بھی اقرار کیا۔ ھدا ہ اللہ الی صراط مستقیم ط

# نبوت مسیح موعود کے متعلق قرآنی آیات سے بحث

"مرزا عبد الکریم صاحب تاجر پونچھ نے حضرت مسیح موعود کے حق میں ایسے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جو ایک احمدی کی شان سے بعید ہیں اسلئے المہدی نمبر ۶-۷ سے ان کی ان دلیلوں کا جواب دیا جاتا ہے جو صرف قرآن مجید کی آیات سے نبوت اصلیہ حقیقیہ شرعیہ کے شرائط لازمہ غیر منفکہ کے بارے میں پیش کی ہیں۔" (ایڈیٹر)

**قولہ** (۱) وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ جب نبی کسی کی اطاعت کے لئے پیدا نہیں ہوا۔ تو کسی کے فیض سے نبی بننے کے کیا معنے ہیں نبی تو وہ پہلے ہی سے ہو چکا (۲) النبی نبی ولو کان فی بطن امہ (۲) قولہ عیسٰی۔ انی عبد اللہ اتنی الکتب وجعلنی نبیا (۳) یہ وہ عظیم الشان شرط نبوت ہے جس نے آدم سے لیکر خاتم النبیین تک سب رسل کو گھیر رکھا ہے۔

**جواب** اس آیت کے آپنے خود یہ معنے کئے ہیں کہ ہمنے کسی رسول کو نہیں بھیجا۔ مگر اسلئے کہ وہ مطاع ہو یعنے لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے۔ یہاں تک تو صحیح ہے مگر اس سے آگے جو آپنے یہ فقرہ

ملادیا ہے۔ اور خود کسی کا مطیع نہ ہو۔ یہ کس آیت یا کس لفظ کا ترجمہ ہے۔

(۲) آپ کا یہ کہنا کہ وہ کسی کا مطیع نہیں ہوتا۔ اسمیں استثنا ہے یا نہیں اگر نہیں تو پھر ماننا پڑیگا کہ وہ خدا کا بھی مطیع نہیں۔ اور اگر استثنا ہی تو شرعی نبی کی اطاعت بھی ممنوع نہ ہوئی۔

(۳) نبی مطاع ہی اور غیر مطیع یہ آپکا ترجمہ ہے۔ اب بتائیے کہ مطاع سب کا ہی؟ اگلوں پچھلوں کا۔ آپکا جواب ہوگا نہیں۔ ورنہ موسیٰ بھی باوجود رسول اللہ ہونے کے رسول اللہ صلعم کے مطیع ماننے پڑینگے بلکہ آپ یہی کہینگے۔ کہ رسول الہی کا مطاع ہوتا ہے جو اسکی امت ہو۔ میں کہونگا۔ نبی کا غیر مطیع ہونا بھی انہی لوگوں سے مختص ہؤا۔ جو اسکی امت ہی سے ہوں۔ باقی جس طرح ان دوسروں کا مطاع نہیں۔ اسی طرح ان دوسروں کا غیر مطیع ہونا بھی شرط نہیں۔

(۴) مطیع کس کو کہتے ہیں آیا مطیع اسی کو کہینگے جو کسی دوسرے نبی کی شریعت پر چلے۔ اس طرح پر موسیٰ کے بعد کے تمام اسرائیلی نبی جو موسوی شریعت پر چلتے رہے موسیٰ کے مطیع ہیں۔ اگر مطیع کے کوئی اور معنے ہیں تو بتا ہیٔ + اس پر آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس طرح تو پھر نبی کریم بھی دوسرے نبیوں کے مطیع ہوئے کیونکہ ان کو بھی ارشاد تھا۔ کہ اولٰئک الذین ھدی اللّٰہ فبھدٰھم اقتدہ اسکا یہ جواب ہے کہ رسول اللہ صلعم جو اعمال کرتے اور عقائد رکھتے تھے وہ اسلئے نہیں کہ حضرت موسیٰ کی یا کسی دوسرے صاحب شریعت نبی کی کتاب میں تھے۔ بلکہ وہ سب بالتفصیل الگ طور پر آپ پر نازل ہوئے مگر بنی اسرائیل کے انبیاء اسلئے مطیع موسیٰ ہیں کہ انکی اپنی کوئی شریعت نہیں تھی۔ وہ اعمال شرعی کو اسلئے ہی بجالاتے تھے کہ تورات میں ایسا کرنے کا حکم تھا۔ پس فبھدٰھم اقتدہ سے یہ مراد نہیں کہ اعمال شریعت موسیٰ وغیرہ انبیاء کے کہنے سے بجالاؤ۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ یہ اعمال حسنہ ضرور کرو۔ کیونکہ یہ تو ایسے اعلیٰ ہیں کہ پہلے راستباز بھی انپر کاربند تھے۔

(۵) آپنے لکھا ہی کہ کسی کی فرمانبرداری سے نبوت پانے کے کیا معنے ہ جبکہ حدیث میں ہے۔ النبی نبی ولو کان فی بطن امہٖ۔ اوّل۔ اس حدیث کے صحیح ہونے کا ثبوت پیش کیجئے رواۃ اور کتاب کا حوالہ دو۔ دوم۔ مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا کہ مبائعین کے نزدیک حضرت اقدس ۱۵ سال تک اپنی نبوت نہیں سمجھے۔ بالکل لغو ٹھہرتا ہی۔ کیونکہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بقول آپکے فی بطن امہٖ نبی تھے۔ تو اپنی نبوت چالیس سال تک نہ سمجھ سکے اور نہ جانا کہ میں عظیم الشان نبی ہوں۔ اس سے

قرآن شریف کی شہادت بھی موجود ہے کہ ماکنت تدری ما الکتٰب ولا الایمان

سوم - اگر نبی پیدائش ہی سے نبی ہوتا ہے تو یہ کہنا کہ "نبی کی پہلی زندگی پاک ہونی چاہئے" غلط ہُوا کیونکہ پہلی زندگی چہ معنے دارد۔ ماں کے پیٹ سے تو نبی تھا۔ کیا آپ تناسخ کے قائل ہیں۔

چہارم - النبی نبیؐ کے کیا معنے؟ اگر نبی کے معنی نبی بننے والا ہے (یعنی خدا کے علم میں ہے کہ وہ نبی ہوگا) تو آپکا اعتراض باطل اور اگر نبی کے معنے یہ ہیں کہ نبی ہو چکا ہے۔ تو پھر نبی کی جو تعریف آپ کرتے ہیں۔ اور جو شرائط غیر منفکہ آپ اس میں لازم ٹھہراتے ہیں۔ وہ اس میں ثابت کیجئے یعنے یہ کہ وہ تمام علوم جبریل سے سیکھا ہو۔ اور حل معضلات دین نبوت سے کرتا ہو۔ اپنی قوم کی زبان میں مبعوث ہو۔ (اگر کہو کہ وہ ابھی مبعوث نہیں ہُوا تو یہ شرط غیر منفک نہ ٹھہری) (۳) شفقت علیٰ خلق اللہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ یہ فی بطن امہٖ کس طرح ہوگا۔ واہ تاجر صاحب

۳ - اور یہ کہنا کہ مسیح کے جعلنی نبیًّا کہنے سے ثابت ہُوا۔ کہ وہ مہد ہی میں نبی بن گئے تھے کسی سے فیض پانے کی ضرورت نہیں ہوئی۔

اوّل - ہمنے مسیح کی نسبت کب کہا ہے کہ ان کو کسی کے فیض سے نبوت ملی۔ دوم متفرق مثالوں سے کوئی کلیہ ثابت نہیں ہوگا۔ سوم - اگر جعلنی میں سے یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ اسوقت وہ نبی تھے تو اتنی الکتٰب سے ماننا پڑیگا۔ کہ مہد میں کتاب بھی مل چکی تھی جب یہ باطل ہے۔ تو پہلی بات بھی باطل ہوئی چہارم - اصل بات یہ ہے کہ پیشگوئی میں ماضی بمعنے مضارع ہوتی ہے

۴ - اگر آدم سے لیکر خاتم النّبیین تک تمام نبیوں کا براہ راست نبوت پانا اس بات کی دلیل ہے کہ براہ راست ہونا شرط غیر منفکہ نبوت ہے۔ تو آدم سے لیکر مسیح تک نبیوں کا صرف اپنی قوم کے لئے بھیجا جانا اور ساری دنیا کے لئے نہ آنا یہ بھی کیوں شرط غیر منفکہ نبوت نہ کہی جائے اور اگر اس کلیہ سے نبی کریم صلعم مستثنیٰ ہیں اور وہ ساری دنیا کے لئے آئے تو اسی طرح مسیح موعود بھی بہ سبب اتباع کے نبی بن کر اس کلیہ سے مستثنیٰ ہوئے۔

دوم - اگر آدم سے لیکر مسیح تک تمام نبیوں کی شریعتیں منسوخ یا ترمیم ہوتی رہیں تو کیوں نہ مانا جائے کہ شریعت کا منسوخ ہونا بھی شرط نبوت ہے۔ اس طرح پر رسول اللہ صلعم نبی بھی ثابت نہیں ہو سکینگے۔ اگر کہو رسول اللہ صلعم کا استثنا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا بھی استثنا ہے

**سوال ۵**۔ دوسری شرط یہ ہی کہ خدا کے رسول علوم دین کو ہمیشہ جبریل سے سیکھا کرتے ہیں۔ اور جو دلائل ان کو دیئے جاتے ہیں۔ وہ خدا ہی کی طرف سے ہوتے ہیں اسی لئے تو فرمایا۔ ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔

**جواب ۱**۔ ا۔حضرت مسیح موعود نے بھی علوم دین اور دلائل جبریل کے ذریعہ سے سیکھے۔

(۲) حضرت صاحب نے اپنے پر جبریل کے نازل ہونیکا اعلان فرمایا ہے جیسے فرمایا جاءنی ائیل۔ اسکی تشریح حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں کہ یہ جبریل کا نام ہی اور بار بار آنے کی وجہ سے یہ نام رکھا تھا۔

(۳) اگر کہو کہ وحی رسالت کا اقرار نہیں تو اسکے لئے اربعین ملاحظہ ہو۔ ۳ و ۴ صفحہ ۱۱ کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے۔

(۴) فرشتے کے ذریعے کسی کلام کا آنا وحی رسالت ہے یا نہیں؟ اگر کہو نہیں تو معلوم ہوا۔ فرشتوں کا آنا نبیوں سے مخصوص نہیں آپکا اعتراض باطل ہے اور اگر کہو کہ "ہے" تو پھر مریم کو بھی نبی ماننا پڑیگا۔ کیونکہ وہاں ایک چھوڑ کئی فرشتوں کے نزول کا ذکر ہے اذ قالت الملٰئکۃ

(۵) آپکا یہ کہنا کہ آیت ما ینطق الھویٰ سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام دلائل جبریل کے ذریعہ نازل ہوتے ہیں تسلیم کیا جائے تو سن لیجئے کہ یہ وحی حضرت صاحب پر بھی نازل ہو چکی ہے

**سوال ۶**۔ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم۔ خدا کے مرسل قوم کی زبان میں بھیجے جاتے ہیں۔

**جواب اول**۔ تو کیا حضرت صاحب اپنی قوم کی زبان نہیں بولتے تھے یا اپنی قوم کی زبان میں انہیں الہام نہیں ہوئے۔

۲۔ خواجہ صاحبکا مضمون ام الالسنہ پڑھئے اس میں خواجہ صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ قوم سے مراد تمام وہ لوگ ہیں۔ جن کی طرف رسول بھیجا جائے۔ پس مسیح موعود کی قوم چونکہ کل دنیا ہے اسلئے کسی زبان میں الہام ہونا اس آیت کے خلاف نہ ہوگا۔ اگر کہو کہ ساری قوموں کی زبانوں میں کیوں الہام نہیں ہوا۔ تو ہم خواجہ صاحب والا جواب دیتے ہیں کہ عربی چونکہ ام الالسنہ ہی اسلئے

اسمیں الہام ہونا تمام زبانوں میں الہام ہوتا ہے۔

۳۔ اسی آیت میں ایک حصر ہے آیا رسولوں میں حصر ہے یا بلسان قوم پر۔ اگر کہو رسولوں پر حصر ہے تو اس آیت کے یہ معنے ہوئے کہ ہر ایک رسول کو اپنی قومی زبان میں الہام ہوتا ہی یہ نہیں کہ کسی اور زبان میں الہام ہوتا ہی نہیں۔ اگر بلسان قومہ پر حصر ہے تو معلوم ہوا کہ نبیوں کا کوئی کام نہیں مگر صرف اپنی زبان میں گفتگو کرنا اور یہ خود بدیہی البطلان ہے

آپ کے استدلال سے تو رسول اللہ صلعم بھی نبی ثابت نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ حضرت صاحب نے فرمایا ہی رسول اللہ صلعم کو فارسی میں وحی نازل ہوئی

این مشتِ خاک را اگر نہ بخشم چہ کنم

جس نحوی ترکیب پر آیت ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ ہے۔ اسی ترکیب پر ما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین ہے سو آپکی طرز پر اس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ نبی کا کام صرف تبشیر و انذار ہے۔ باقی تمام شرائط غیر منفکہ پیش کردہ آپکے باطل گئے۔

اور یہ جو آپنے لکھا ہے کہ خدا کے رسول تعظیم لامر اللہ شفقت علیٰ خلق اللہ کے اعلیٰ نمونہ ہوتے ہیں تو کیا حضرت اقدس میں یہ بات برنگ اعلیٰ موجود نہ تھی۔ انکار کرو تو جواب دوں

**قولہ**۔ آیت فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول حقیقی غیر حقیقی انبیاء کے لئے مشترک ہے۔

۲۔ ہر ایک رسول یا نبی کے لئے کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پانا کوئی شرط نہیں (۳) کہا جاتا ہے کہ یہاں من بیانیہ ہی تبعیضیہ نہیں۔ لیکن اگر من بیانیہ لیا جائے تو ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کی تکذیب لازم آتی ہی کیونکہ اس آیت نے معمولی اطلاع علی الغیب کو بھی رسل کے لئے ضروری شرط تسلیم نہیں کیا۔ (۴) ہاں لغت میں ضرور اسکو شرط نبوت ٹھہرایا ہی۔

**اقول**۔ آپنے اس آیت میں بجائے من بیانیہ کے تبعیضیہ ہونے پر زور دیا ہے اور اپنی تائید میں ایک آیت بھی پیش کی ہے ہم تسلیم کرتے ہیں۔ اب آپ اسکے معنوں پر غور کریں کہ خدا تعم

اظہار علی الغیب بعض عظیم الشان برگزیدہ نبیوں ہی خاص کرتا ہی تو کیا اس سے یہ ثابت نہ ہو گیا۔ کہ حضرت صاحب عظیم الشان ارسل میں سے ہیں۔ کیونکہ من تبعیضہ کی صورت میں فلا یظہر علیٰ غیبہٖ احداً کے یہی معنے ہیں کہ رسل کے سوا بلکہ آپ کے قول کے مطابق برگزیدہ رسل کے سوا کسی پر بھی اظہار علی الغیب نہیں ہوتا۔ پس جس پر ہو گا وہ بہر حال برگزیدہ اور مرتضیٰ رسول ہو گا۔ ہم تو صرف غیر رسل سے نفی کرتے تھے۔ آپ نے بعض دیگر رسل سے بھی نفی کر دی اس سے حضرت صاحب کی شان اور بھی بڑھ گئی۔ اچھی طرح سمجھو آپ کہتے ہیں یہ شرط لازم نہیں۔ کیونکہ بعض رسل میں نہیں پائی جاتی۔ پس لو ہمنے تسلیم کیا۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ جن میں پائی جاتی ہے۔ وہ تو بہر حال برگزیدہ رسل ہیں۔ جیسا کہ نئی شریعت لازمہ نبوت نہیں۔ مگر جس کو نئی شریعت ملے گی۔ وہ بہر حال برگزیدہ رسول ہو گا۔ ہو بقول آپ کے مان لیا گیا کہ اظہار علی الغیب بعض نبیوں کو نہیں ہُوا۔ مگر آیت کی نفی اور پھر اثبات بتاتا ہے کہ جس پر اظہار علی الغیب ہو۔ وہ بہر حال رسول ہے۔

دوم۔ اور یہ جو آپ کہتے ہیں کہ بعض رسولوں پر اظہار علی الغیب نہیں ہُوا اور پھر وہ رسول بھی تھے یہ حضرت صاحب کے عقائد کے خلاف ہے۔ کیونکہ حضرت صاحب حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ میں فرماتے ہیں جس میں کثرت مکالمہ مخاطبہ و اظہار امور غیبیہ متحقق نہ ہو وہ نبی کا نام پانے کا مستحق ہی نہیں تو پھر آپ ان کو رسول کس طرح کہتے ہیں۔

سوم۔ آپ کہتے ہیں کہ غیر نبی میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ چونکہ مجھ سے پہلے جتنے اولیاء اور اقطاب گزرے ہیں چونکہ ان میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی نہیں۔ حالانکہ بقول آپ کے باوجود کثرت کے نہ ہونے پھر بھی نبی ہو سکتا ہے۔ مگر حضرت صاحب عدم کثرت کی دلیل سے انکو غیر نبی ٹھہراتے ہیں۔

چہارم۔ یہ کہنا کہ ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب سے ظاہر ہے کہ معمولی اطلاع غیب بھی ہر ایک رسول کے لئے ضروری قرار نہیں دیگئی۔ آپ اپنے کلمات کو پھر سوچیں کہ اس سے آپ کے دعوے کی تردید ہو رہی ہے کیونکہ آیت فلا یظہر علی غیبہٖ اور ما کان اللہ لیطلعکم سے تمام غیر انبیاء کو اطلاع علی الغیب دیا جانے کی نفی ہے اور آپ کہتے ہیں کہ غیر انبیاء کو بھی بکثرت اطلاع علی الغیب دیجاتی ہے ما کان اللہ لیطلعکم میں تو بتایا ہے کہ یہ خدا کی شان ہی

سے بعید ہے کہ وہ کسی غیر نبی کو غیب کے اس درجہ پر مطلع کرے جو برگزیدہ رسول کے لئے شرط لازمۂ نبوت ہے

**پنجم** - انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ میں بتایا ہے کہ نبی اور غیر نبی میں ما بہ الامتیاز وحی ہے اور دوسری آیت ما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین میں بتا دیا ہے کہ یہ وحی بشارت ونذارت پر مبنی ہے اب آپ بتائیں کہ جس شخص کو وحی ہو گی - وہ بشارت کی ایسی باتیں جو عظیم الشان اور قوم سے تعلق رکھتی ہوں غیب ہی سے پائیگا - پس یہ کہنا کہ ہر رسول کے لئے اظہار علی الغیب ضروری نہیں - دوسرے الفاظ میں اسکے یہ معنے ہیں کہ ہر رسول کے لئے وحی پانا ضروری نہیں -

**ششم** - آپ کہتے ہیں لغت میں بیشک اطلاع علی الغیب شرط نبوت ہے - ہم کہتے ہیں اصطلاح شرع میں لغوی معنے ضرور قائم رہتے ہیں - اور ان معنوں کو چھوڑ کر کبھی اصطلاح نہیں بنتی جیسے صلوٰۃ - صوم - حج کہ انکے معنے شرعی اصطلاح میں اور ہیں - مگر لغوی معنے بھی ساتھ قائم ہیں پس نبی کے اصطلاحی معنوں میں غیب پر اطلاع کی شرط ضرور قائم رہے گی -

**ہفتم** - ما کان اللہ لیطلعکم میں ایک خاص غیب کا ذکر ہے جس کا اظہار رسولوں میں سے خاص برگزیدہ رسولوں پر ہوتا ہے یہ مراد نہیں کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار رسل پر نہیں ہوتا - بلکہ یہ مراد ہے کہ ایک خاص غیب کا اظہار ہو سکتا ہے ہر رسول پر نہ ہو - بلکہ کسی خاص رسول پر ہو - اور یہ بات اس زمانہ میں بالخصوص ہو گی جب ایک وقت میں کئی رسول موجود ہوں

**ہشتم** - اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اللہ اپنے خاص غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر برگزیدہ رسولوں کے ذریعہ کر دیتا ہے تا انکی جلالت شان ظاہر ہو -

---

# غیر مبائعین سے یکسالہ بحث کا خلاصہ



## دربارہ نبوت مسیح موعودؑ

مسیح ناصری کی وفات کے بیشمار دلائل احمدیوں کے پاس ہیں۔ مگر ایک فلمّا توفیتنی ہی ایسی زبردست دلیل ہے کہ غیر احمدی دم بخود رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح غیر مبائعین کے ردّ میں ہمارے پاس ہزاروں دلائل ہیں۔ مگر ایک یہی دلیل کافی ہے کہ ایک غلطی کے ازالہ میں لکھا ہے۔

"اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لیئے اسکا نام پاکر اسکے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے"

پس جو حوالہ بھی ایسا پیش کیا جائے جس میں لکھا ہو۔ میں نبی نہیں تو اسکے یہی معنے ہونگے کہ آپ براہ راست اور صاحب شریعت نبی نہیں۔ باقی نبی ضرور ہیں کیونکہ آپ پر نبی کی تعریف صادق آتی ہے جو چشمہ معرفت میں بایں الفاظ ہے۔

"اور ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں یعنے اسقدر کہ اسکے زمانہ میں اسکی کوئی نظیر نہ ہو۔ اسکا نام ہم نبی رکھتے ہیں۔ کیونکہ نبی اسکو کہتے ہیں۔ جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۰)

اب یہ کہنا کہ کثرت مکالمہ مخاطبہ وکثرت اظہار امور غیبیہ یعنے مبشرات نبوت نہیں اسکا جواب بھی خود حضرت اقدس نے اسی صفحہ پہ ان الفاظ میں دیا ہے۔

"ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں۔ لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے"

پس اگر کوئی احمدی کہلا کر پھر پیشگوئیوں کی کثرت کا نام نبوت نہ رکھے اور اسے فی الواقعہ نبوت نہ سمجھے تو

تو یہ اسکی نادانی ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسی نبوت مجازی نبوت ہوتی ہے اور اعزازی جو اپنے اندر وہ حقیقت نہیں رکھتی جو نبی کے لئے ضروری ہے تو میں کہونگا کہ پھر حضرت اقدس نے ایسی تعریف نبی کی کیوں کی جس میں غیر نبی بھی داخل ہوجائیں۔ دیکھو آپ فرماتے ہیں "کیونکہ نبی اسکو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آیندہ کی خبریں دے" یہاں اپنی نبوت کا ذکر نہیں۔ بلکہ تمام نبیوں کی تعریف کی ہے اور یہی الوصیۃ میں لکھا ہے یہی خدا کی اصطلاح بنائی ہے اسی پر تمام نبیوں کا اتفاق بتایا ہے پس اگر اس تعریف میں کوئی غیر نبی داخل ہوسکتا ہے تو دوسرے الفاظ میں اسکے یہ معنی ہیں کہ خدا نے تمام نبیوں نے تمام مجددوں نے جو نبی کی تعریف کی وہ ناقص تعریف کی اور جامع مانع نہیں۔

دوسرا جواب اسکا حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پر ہے جہاں اپنی نبوت کو حضور نے دوسرے مجددین کی نبوت سے الگ وممتاز کرلیا ہے اور صاف لکھدیا ہے کہ دوسرے مجددین میں وہ شرط ہی نہیں پائی جاتی جو نبوت کے لئے ضروری ہے اور وہ ہے کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ۔ یہاں درجہ کا سوال نہیں کہ کس کا بڑا ہے۔ بلکہ آپ نے اپنے آپکو اس جماعت سے باہر نکالکر انبیاء کی جماعت میں شامل کرلیا ہے دیکھو فرماتے ہیں :۔

"اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہینگے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اسپر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے" (صفحہ ۳۹۰)

اس میں ان لوگوں کا جواب بھی آگیا ہے۔ جو کہا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو نبی ماننے کے یہ معنے ہیں۔ کہ ابتک کوئی بھی کامل متبع نہیں ہوا۔ اور صراط الذین انعمت علیہم دعا لغو جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں لغو نہیں گئی۔ مکالمہ مخاطبہ کئی سے ہوا۔ اور کئی لوگوں سے ہوگا مگر بکثرت یعنے اتنا جو نبوت کا درجہ پانے کے لئے شرط ہے ابھی تک ایک ہی سے ہوا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"اس امت میں ہزارہا اولیاء ہوتے اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی اور نبی بھی"

اب اگر آپ بھی ان اولیاء ہی سے جزوی یا مجازی نبی تھے تو اپنے آپ کو الگ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ صاف ظاہر ہے کہ یہ بتانا مقصود تھا وہ نبی نہیں تھے میں **نبی ہوں**۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں :۔

"فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنے خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہوسکتا ہے بجز اس شخص کے جو

اسکا برگزیدہ رسول ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جسقدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جسقدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آجتک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔"

اور پھر ارشاد ہوتا ہے۔

"پس اسوجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔"

اس عبارت میں اول یہ بتایا کہ غیب پر پوری قدرت اور غلبہ سوا برگزیدہ رسول کے کسی کو نہیں بخشتا۔ اگر محدث بھی اسمیں شامل ہو سکتے تھے تو پھر یہ کہنا غلط ہوا۔ کہ کسی شخص کو آجتک بجز میرے یہ نعمت نہیں عطا کی گئی اور پھر حضرت عمر کا محدث ہونا بھی باطل ہوگا۔ جن کے محدث ہونے پر آنحضرت صلعم کی تصدیقی مہر موجود ہے

دوم۔ فرمایا۔ کہ دوسرے اس نام نبی کے مستحق نہیں۔ پس جو کہتے ہیں یہاں مجازی نبوت مراد ہے وہ غور کریں کہ مجازی نبی تو دیگر مجددین کو بھی وہ کہتے ہیں۔ حالانکہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ اس نام کے وہ مستحق نہیں۔ تعجب ہے کہ حضرت صاحب جسے غیر مستحق ٹھہرائیں آپ اسے مستحق بتائیں۔ اور اپنے آپ کو مستحق قرار دیں۔ اور آپ لوگ اس سے انکار کریں اور اسے اسلام کی بیخکنی کا موجب قرار دیں۔

اس دلیل قویہ کا جواب آجتک غیر مبائعین سے نہیں ہو سکا۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ صرف اولیاء کا ذکر ہے خلفاء کا نہیں مگر حضرت صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص بھی امت محمدیہ میں سے ایسا نہیں ہوا جس میں حضرت عمر بھی داخل ہیں اور دیگر اولیاء کرام بھی ایک نے یہ عذر کیا کہ پیشگوئی میں نبی اللہ ایک کے لئے آیا پس دوسرے بھی ہیں تو نبی۔ مگر ایسا نبی کہا نہیں جاتا۔ لیکن حضرت صاحب کی عبارت پڑھو اسمیں یہ وجہ مجددین کے نبی نہ کہلانے کی نہیں لکھی کہ پیشگوئی میں ان کے نام کے ساتھ نبی نہیں۔ بلکہ یہ وجہ لکھی ہے کہ نبی کہلانے کے لئے جو کثرت امور غیبیہ شرط ہے وہ شرط انمیں نہیں پائی جاتی ایک نے یہ جواب دیا کہ "نبی کا نام ہی لکھا ہے۔ نبوت کا منصب یا درجہ تو نہیں فرمایا۔" لیکن اگر یہ صرف نام ہی نام تھا تو ایسا برائے نام دوسرے مجددین کیوں نہیں کہلا سکتے پھر تم تو ان مجددین کو مجازی اور بروزی اور ظلی نبی مانتے ہو پس مسیح موعود کی خصوصیت نہ رہی نیز تذکرۃ الشہادتین میں حضرت اقدس ع

نے لکھا ہے:-

"حکمت الٰہی نے یہ تقاضا کیا کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعایت ختم نبوت بھیجا جائے اور انکا نام نبی نہ رکھا جاوے اور یہ مرتبہ ان کو نہ دیا جائے۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ پہلے مجددین کو یہ مرتبہ نبوت نہیں دیا گیا۔ اور وہ اس منصب پر فائز نہیں ہوئے مگر مسیح موعود کو یہ مرتبہ نبوت دیا گیا۔ اور وہ اس منصب پر فائز ہوا۔ کیونکہ بقول حضرت اقدسؑ وہ آنحضرت صلعم کا بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانیکا مستحق ہو گیا ہے۔"

**تیسرا جواب۔** یہ دیا جاتا ہے کہ اگر یہ معنے لئے جائیں تو حضرت اقدس کے کلام میں تناقض لازم آتا ہے مگر میں کہتا ہوں جب حضرت اقدس خود فرماتے ہیں کہ جس جس جگہ میں نے نبوت سے انکار کیا ہے اس سے صرف صاحب شریعت اور براہ راست نبوت کی نفی مراد ہے تو تناقض کیسے ہوا۔ وہ خود ارشاد کرتے ہیں۔

"کہ اسوقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں۔ اور براہین احمدیہ میں بھی جسے طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

جس سے ثابت ہوا کہ پہلے آپ اس بارے میں متامل تھے اور الفاظ نبی اور رسول کی تاویل کرتے تھے لیکن جب سنہ ۱۹۰۱ء میں زیادہ تصریح اور توضیح ہوئی تو پھر کھلے کھلے الفاظ میں اس کثرت مکالمہ مخاطبہ کا نام نبوت رکھا اور جس نے آپکے دعویٰ رسالت و نبوت کا انکار سے جواب دیا اسے ڈانٹا۔

**چوتھا جواب** یہ دیا جاتا ہے کہ یہ قول حضرت اقدس کا **خلاف قرآن** ہے۔ البتہ یہ جواب ایسا ہے کہ میں اسکا کوئی جواب نہیں دینا چاہتا۔ جب اس حد تک کوئی غیر مبائع پہنچے تو اسے کہنا چاہئے۔ کہ اب تم غیر احمدی کی پوزیشن میں ہو۔ اسلئے تم سے اب اس رنگ میں گفتگو ہوگی۔ جس رنگ میں غیر احمدیوں سے کی جاتی ہے۔

ہاں اس حوالہ پر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سراج منیر میں حضرت اقدس نے خدا سے علم پاکر اپنے آپکو محدث لکھا ہے اسلئے آپکا جو دعویٰ خدا کے علم کے خلاف ہوگا وہ غیر مسلم ہے اسکی تاویل کیجائے گی۔ اسکے جواب میں سراج منیر کھولکر اسکے سامنے رکھدینی چاہیئے دیکھو اس میں صفحہ ۳ پر جہاں یہ لکھا ہے کہ:-

"یہ وہ علم ہے جو خدا نے مجھے دیا۔ جس نے سمجھنا ہو سمجھ لے میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی
نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلعم کے بعد بکلی بند ہیں"۔
وہاں اسی صفحہ پر اور یہ بھی لکھا ہے کہ
"خدا کے الہام میں اس جگہ حقیقی معنے مراد نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں"۔
پس خدا کی طرف سے جو علم آپکو دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ آپ صاحب شریعت نہیں۔ یہاں آپ نے نبی ہونے سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ حقیقی نبوت سے انکار کیا ہے اور حقیقی کے معنے بھی بتادئے ہیں کہ "صاحب شریعت" فی الحقیقت نبی ہونے سے انکار نہیں فرمایا۔ چنانچہ براہین حصہ پنجم میں ہے۔ صفحہ ۱۳۸
"نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"۔
یہ وہ تعریف ہے جو آپ پر صادق آتی ہے پس آپ نبی ہیں جو لوگ اسکے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ نبی کے لغوی معنے ہیں۔ ان سے پوچھتا ہوں کہ یہاں لفظ نبی (جس کے معنے بتائے ہیں) سے مراد کونسا نبی ہے اگر کہو کہ مجازی اور ظلی اور لغوی تو میرا سوال یہ ہے۔ کیا لغوی شریعت بھی لاسکتا ہے کیونکہ اس میں یہ فرمایا ہے کہ شریعت کا لانا ضروری نہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر شریعت لائے تو کوئی حرج نہیں۔ پس یہاں لغوی اور مجازی ہرگز مراد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر لغوی مراد ہوتا تو منطوق کلام یوں نہ ہوتا کہ شریعت کا لانا ضروری نہیں بلکہ فرماتے کہ شریعت اسمیں نہیں ہوتی ضروری نہیں تو یہ پایا جاتا ہے کہ اگر ہو تو کچھ حرج نہیں۔ حالانکہ مجازی نبی۔ غیر نبی کو کبھی شریعت نہیں ملتی اور جسے شریعت ملتی ہے وہ ضرور بہ اتفاق فریقین نبی ہوتا ہے۔ پس یہاں وہ نبی مراد ہے جو از روئے اصطلاح اسلام نبی کہلانے کا مستحق ہے اور یہ تعریف کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا آپ (مسیح موعود) پر صادق آتی ہے پس آپ فی الحقیقۃ نبی ہوئے۔ رہا یہ کہ آپ امتی ہیں تو امتی ہونا نبوت کو مانع نہیں۔ ہاں جو مستقل رسول ہو۔ وہ پھر امتی نہیں بنایا جاتا۔ امتی کے معنے اس براہین میں یہ لکھے ہیں۔
"امتی اس شخص کو کہتے ہیں جو بغیر پیروی آنحضرت صلعم کے کسی طرح اپنے کمال کو نہیں پہنچ سکتا" صفحہ ۱۸۲ حاشیہ

یہ ہمیں بھی اقرار ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود کو نبی مانتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ درجہ محض بہ برکت اتباع آنحضرت صلعم ملا ہے یہ کہنا کہ نبی مطاع ہوتا ہے اور کسی دوسرے نبی کا مطیع نہیں ہوتا بالکل غلط بات ہے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نبی خاتم النبیین نہیں تھا اسلیئے نظیر تو نہیں پیش کیجا سکتی۔ مگر تاہم حضرت ہارون و حضرت موسیٰ کا حال موجود ہے۔ حضرت موسیٰ انہیں فرماتے ہیں افعصیت امری (کیا تو نے میری حکم عدولی کی) صاف ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ حضرت ہارون کو حکم دینے کا حق رکھتے تھے جبھی تو یہ فرمایا۔ میری حکم عدولی کی۔ پس ایک نبی دوسرے نبی کا مطیع ہو سکتا ہے۔ اور امتی ہونا قادح نبوت نہیں میرے خیال میں یہ دلائل اگر ہمارے دوست یاد رکھیں۔ تو انشاء اللہ کسی غیر مبائع کو ان کے منہ آنیکی جرأت نہ ہوگی۔ ہاں استفتاء سے آپکی نبوت کو مجازی بتایا کرتے ہیں۔ اسکے کئی جواب ہیں مگر مختصر یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ حقیقی یا مستقل یا مجازی یہ الفاظ قرآن وحدیث والہامات مسیح موعود میں موجود نہیں۔ پس یہ حضرت اقدس کی اصطلاح ہے۔ اس اصطلاح میں جو حقیقی کے معنے ہیں۔ اسکے مقابل مجاز کے معنے ہونگے۔ جب حقیقی کے معنے حضور نے صاحب شریعت یا براہ راست نبوت کے لکھے ہیں تو مجاز کے یہ معنی ہونگے جو ایسا نہ ہو۔ اگر مجازی مراد صرف استعارۃً ہوتی۔ تو آپ دوسرے مجددین سے اپنی نبوت کو الگ نہ فرماتے نہ انہیں نبوت کے منصب کا غیر مستحق اور اپنے تئیں مستحق ٹھہراتے اور ایسا ہی اعزازی سے مراد صرف برائے نام ہوتا۔ تو حدیث میں یہ نہ ہوتا کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہیں اور مسیح موعود نبی اللہ دیکھو اگر کہا جائے کہ فلاں فلاں آدمی مُردے کی طرح ہے اور زید مردہ تو صاف سمجھا جائیگا۔ کہ زید فی الواقعہ اور فی الحقیقت مردہ ہے کیونکہ یہ دوسرے فقرے کے مقابل پر آیا ہے جیسے کسی کو شیر نہیں کہتے۔ جب تک اسمیں بہادری نہ ہو۔ اسی طرح کسی کو نبی نہیں کہہ سکتے جبتک اسمیں فی الواقعہ نبوت نہ ہو۔ پھر آپ نے اپنے بارے میں لکھا ہے کہ مجھے مسیح ناصری سے ہر پہلو میں مشابہت ہے پس اگر مسیح نبی تھا تو آپ کیوں نبی نہیں۔

فتدبروا یا اولی الالباب ؎

# مسیح موعود کے معجزے اب پیش نہ کروگے۔ تو کیا اسوقت جب یہ قصّے بنجائینگے

جب خدا کا حقیقی چہرہ لوگوں کی نظر سے چھپ جاتا ہی اور وہ قسم قسم کی بداعمالیوں اور بدکرداریوں اور گندے عقیدوں میں گرفتار ہوجاتے ہیں تو اللہ تعالےٰ انہی میں سے ایک قدسی نفس پر اپنی تجلّی فرماتا ہے اور اسکے ذریعہ سے بعض ایسی خوارق ظاہر ہوتے ہیں۔ جن سے لوگوں کو یقین ہوجاتا ہی کہ اسکا تعلّق اس ذات بابرکات سے ہے جو لیس کمثلہٖ شیئٌ ہے کیونکہ جیسا وہ خود لازوال اور بے مثال ہی اسی طرح اسکے کام کی مثل لانے پر بھی کوئی قادر نہیں ہوسکتا۔ یہ بات اس بزرگ کو اللہ تعالیٰ کا مقرّب ثابت کرتی ہے پھر جو کچھ وہ کہتا ہے اسکو مان لینا اور اسپر عمل کرنا عین ایمان قرار پاتا ہے کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ حضرت حق سبحانہ کی طرف سے پیغامبر ہے اور بوجہ تقرّب بارگاہ صمدی ہونے کے اسکی مرضیات پر صحیح طور سے واقف و آگاہ اسلئے ہر ایک سعادتمند بے کھٹکے امید بھرے دل کے ساتھ اسکی اطاعت کرتی ہے۔

اسلام اور دیگر مذاہب میں سب سے بڑا مابہ الامتیاز یہی ہے کہ اسمیں ایسے نفوس پیدا ہوتے رہے ہیں اور رہتی دنیا تک ہوتے رہینگے۔ جو خاصان بارگاہ ایزدی ہوں اور جنکے ہاتھ پر ایسے خوارق و نشانات ظاہر ہوں جو انہیں اس لیس کمثلہٖ شیئٌ کی درگاہ میں مقرّب خاص ثابت کریں۔ چنانچہ اس زمانہ میں جبکہ مادہ پرستی دنیا پرستی کا زور ہے۔ اور دہریت و اباحت و توہین انبیاء کا شور ہے۔ ایک اللہ کا جری انبیاء کے حلوں میں آیا اور اسنے باآواز بلند سنایا ؎

آں خدائے کہ ازو اہل جہاں بے خبر ند ✤ برمن او جلوہ نمود است گر اہلی بپذیر

اسکے دست حق پرست پر ہزاروں نشان ظاہر ہوئے جو مردوں کو زندہ کرنے والے اور زندوں میں یقین کی روح بھرنے والے ہیں۔ اور اس زمانے کے دہریوں مادہ پرستوں اور سائینس دانوں اور محض اپنے عقل و علم پر ناز کرنے والوں پر اتمام حجت کرتے ہوئے محک امتحان میں پورے اترنے والے ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم جہاں اسلام کو پیش کریں وہاں اسکی حقانیت کے ثبوت میں یہی نشانات پیش کریں کیونکہ اگر پرانے نشانات ہی کافی تھے تو پھر نئے نشان دکھانے اور مسیح موعود کو مبعوث فرمانے کی کیا ضرورت تھی ہ یہ بڑا بھاری کفران نعمت ہو کہ جو نعمت خدا نے ہمیں بخشی ہم اسکو چھپائیں اور اما بنعمۃ ربک فحدث کیمطابق

معرض بیان میں لائیں بیماروں کو دوائی تو اسی شیشی سے دیں اور دلائیں مگر لیبل کو مٹائیں یا مشتبہ بنائیں اللہ نے ہمپر بڑا فضل بڑا احسان کیا ہے اور نہایت بندہ نوازی غریب نوازی سے کام لیا ہے کہ معترض کے جوابات سے سبکدوش فرما دیا ہے اب ہمیں ضرورت نہیں کہ حضرت خاتم النبیین سید المرسلین کے معجزات کے ثبوت کے لیئے تاریخی روایات تلاش کرتے پھریں۔ کیونکہ اب تو دمِ نقد جواب ہے اور زندہ گواہ موجود۔ پس ہمارے لئے تبلیغ اسلام میں کسقدر آسانی ہے کہ ہمارے ہاتھوں میں تازہ وحی ربانی ہے پہلے تو وحی کی حقیقت اور نبوت کی حقیقت سمجھانے میں دقت پیش آتی تھی۔ مگر اب جبکہ ہمارے سامنے وحی کا نزول ہؤا۔ اور خدا کا ایک نبی مبعوث ہوا تو کون ہے جو اس حقیقتِ صادقہ کو جھٹلا سکے پس ضروری ہے کہ آجکل ہم اسلام کی صداقت کا ثبوت مسیح موعود کی ذات اور اسکے معجزات کو پیش کریں اور دشمنانِ دین کے پُر کینہ سینوں کو ریش۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ پہلے اسلام منوالیں کلمہ پڑھالیں رسول کریم کو منوالیں پھر احمدی سلسلہ کا ذکر بھی کردینگے کیونکہ احمدیت ہی اسلام ہے اور اسکے سوا اسلام ہے ہی کہاں۔ احمدیت سے باہر بھی اسلام ہوتا تو مسیح موعود کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟ خدا نے جو شمشیر ہمارے ہاتھ میں دی اسے چھوڑ کر اپنے دست و بازو پر بھروسہ تو صدر درجہ کی حماقت ہے پھر مسیح موعود کے معجزات کو پھر کسی زمانے کے لئے اٹھا رکھنے کے تو یہ معنے ہیں کہ جب یہ قصے بن جائینگے تو اسوقت لوگوں کو سنائینگے۔ ابھی چندروز کا ذکر ہے کہ ایک دہریہ سکھ حضور خلیفہ ثانی حاضر ہوا اسنے خدا کی ہستی کا ثبوت پوچھا۔ آپ جانتے تھے کہ دوسرے دلائل تو زیادہ سے زیادہ "ہونا چاہئے" تک پہنچا سکتے ہیں اسلئے آپ نے مسیح موعود کے بعض معجزات کو پیش فرمایا تو اس نے نہایت متانت بھری آواز میں کہا۔ "جو کچھ آپ نے سنایا بیشک یہ ایک دلچسپ کہانی ہے اور نہایت دلربا قصہ ہے اور اس سے زیادہ دلچسپ اور دلکش کہانیوں میں مختلف مذاہب کی کتب میں پڑھ چکا ہوں مگر میں تو دمِ نقد کوئی نشان چاہتا ہوں"۔ اسکا جواب حضور نے اسے دیا کہ مینے کوئی کہانی نہیں سنائی مینے جو کچھ کہا اسکے زندہ گواہ موجود ہیں۔ احمدی ہی نہیں۔ بلکہ ہر مذہب وملت کے۔ آپ کسی واقعہ کی صداقت جانچنے کے لئے جو اصول رکھتے ہیں وہ پیش کریں میں انپر یہ باتیں ثابت کر دیتا ہوں۔ خیر اسے تو جو جواب دیا۔ دیا مگر میرے دل پر اسوقت سخت چوٹ لگی کہ ہم کیسے غافل ہیں۔ ابھی اس مقدس نفس کا کفن میلا نہیں ہؤا سات آٹھ سال بھی نہیں گزرے اور اسکے معجزات و نشانات کو قصہ اور کہانی کہنے والے پیدا ہو گئے ہیں۔ چند سال بعد خدا جانے کیا حالت ہوگی۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم نہ صرف ایشیا میں بلکہ یورپ اور تمام جزائر میں ان نشانات کی منادی کریں اور لوگوں کو سنادیں۔ کہ دنیا میں ایک نبی آیا

پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا میرے دوستو!
ابھی وقت ہی اٹھو اور گاؤں گاؤں یہ نشانات پہنچا دو۔ غافلوں کو سنا دو۔ سوتوں کو جگا دو اور انہیں بتا دو
کہ خدا کا مسیح آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والا کل نبیوں کا موعود رسول آچکا۔ بلکہ اس رسول کا موعود بھی
تخت خلافت پر جلوہ فرما چکا آؤ ایمان لاؤ تا ہمیشہ کی زندگی پاؤ۔ اگر سستی کروگے اور میری ہمنوائی کا دم نہ بھروگے
تو عنقریب یہ نشان بھی قصہ ہوتے جاتے ہیں پھر تم میں اور اغیار میں بہت کم فرق رہجائیگا سنبھلو کہ ابھی
سنبھلنے کا وقت ہی اٹھو کہ ابھی آفتاب غروب نہیں ہوا۔ چلو کہ ابھی رستہ صاف ہے اور سڑک پر میل موجود

وفقکم اللہ وایانا ھو نعم المولیٰ ونعم النصیر ؎

## چلو مجددہی منواؤ کچھ تو کام کرو

بانی فتنہ پیغام۔ اور اسکے رفقاءِ ناکام کا دن رات یہی شغلہ یہی کام ہی کہ کوئی ایسی دلیل سوجھے کوئی ایسا حوالہ ملے۔ جس سے مسیح موعود کا مرتبہ (جو خدا نے اسے دیا) گھٹے۔ اور دنیا کی توجہ اس سے ہٹے اور اس سلسلہ کی رونق مٹے۔ یہ خبط اسقدر بڑھ گیا ہے کہ آیت آیت میں انہیں یہی لکھا نظر آتا ہے کہ مسیح موعود نبی نہ تھے اور اسکے نہ ماننے والے مسلمان ہیں۔ اور اگر کافر اور ضال کوئی قوم اس دنیا کے پردے پر ہی تو مسیح موعود کے گھر والے یعنی خدا کے مرسل کی زوجہ اور اسکے بیٹے اور بیٹیاں اور وہ جماعت جو مسیح موعود نے اپنی زیر تربیت تیار کی اور دیگر وابستگانِ دامن خلافت ؛ تمام کلمہ گو اہل قبلہ مسلمان ہیں مگر یہ کلمہ گو اور اہل قبلہ ایسے بدبخت اور شقی ہیں کہ سب کے سب محمد علی کی سرکار میں کشتنی اور گردن زدنی ہیں۔ راج گورنمنٹ برطانیہ کا ہی ورنہ خندقیں کھودی جائیں اور ان میں آگ جلا کر سب کو راکھ کر دیا جائے تا دنیا کفر و ضلالت سے نجات پائے عجیب عجیب مضحکہ انگیز دلائل دیتے ہیں۔ جسے سن سن کر بوجہ تعلقاتِ دیرینہ ہمارے احساسات صحیحہ کی پیشانی بھی عرقِ ندامت سے تر ہوئی جاتی ہی ایک اٹھتا ہے اور تین چار ہزار کے مجمع میں پکارتا ہی کہ دوستو! یہ غلام احمد احمدؐ نہیں ہوسکتا۔ اسکو تو کسی نے ساحر نہیں کہا اور آنے والے احمدؐ مرسل کو تو ساحر کہینگے دوسرا اٹھتا ہے تو شاہی محل میں قرآناً عربیاً سے یہ اشارات غیبیہ و نکات عجیبہ سناتا ہی جو بطور امانت تیرہ سو برس سے سر بمہر چلے آتے تھے کہ خطۂ عرب میں کوئی اور رسول سوائے نبی کریم کے مبعوث نہیں ہوا۔ تا دنیا جان لے۔ کہ اب قیامت تک کوئی نذیر عرب کی طرف نہیں آئیگا۔ غرض ایک سے ایک بڑھکر ہے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا۔ اب تو یہانتک حالت پہنچی ہی کہ سوچتے رہتے ہیں کوئی ایسی بات ملے جو حضرت صاحب میں

پائی جاتی ہو۔ تو اسکے نہ ہونے کو نبوت کی صفت لازمہ غیر منفکہ ٹھہرائیں مثلاً وہ جو ان کا امام المناظرین اور عقائد میں پیشوا ہے کہنے لگا کہ نبی وہ ہے جو حلاّف نہ ہو (قسمیں کھانے والا) اب یہ شرط محض اس خیال سے تھی کہ چونکہ حضرت مسیح موعود نے بارہا اپنی صداقت پر قسمیں کھائی ہیں اسلئے میں کہہ سکونگا کہ وہ بوجہ حلاّف ہونیکے نبی نہیں۔ اس محسن کُش نے یہ نہ سوچا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس سے زیادہ قسمیں پیش کیجا سکتی ہیں پھر یہ تو عیسائیوں اور آریوں کی کاسہ لیسی ہے جو قرآن مجید کی قسموں پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ پھر کہنے لگا کہ نبی کی صفت غیر منفکہ لازمہ یہ ہے کہ وہ بیمار نہ ہو۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود پر چوٹ تھی۔ پھر ان میں سے بعض مسیح موعود کی بعض پیشگوئیوں کو جھوٹا کہہ دیتے ہیں (حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ اس برگزیدہ کبریار کی سب پیشگوئیاں سچی نکلیں) تا یہ کہہ سکیں کہ اگر وہ نبی نہ ہوتے تو سب پیشگوئیاں سچی نکلتیں۔ گویا جس طرح انکے رونگٹے رونگٹے پر مسیح موعود کا احسان ہے اس طرح وہ چاہتے ہیں کہ کوئی پہلو ہتک کا باقی نہ رہے اصول غلط ہوں۔ سلسلہ کی صداقت پر حرف آئے۔ غرض کچھ بھی ہو کسی طرح نبی نہ ثابت ہو جائیں ایک اور مہربان ہیں۔ وہ ارشاد فرمانے لگے کہ مسیح موعود نبی ہوتے تو ان کے کلام میں تناقض نہ ہوتے۔ غرض نبی نہ ہونے کا خبط روز افزوں ہے اور اسکے لئے ہمارے دوست جو تدبیر بھی بن سکے گی کرینگے۔ خواہ اسکے نتائج کیسے ہی خطرناک ہوں۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کیا اسلام کا یہی خلاصہ ہے کہ مرزا غلام احمدؐ نبی نہ تھے اور ان کو نہ ماننے والے مسلمان ہیں دنیا میں آجتک کوئی مُصلح کوئی ہادی نہیں آیا۔ جس کے پیروؤں کا ایسا فرقہ بھی ہو جس کے ایمانیات کا دارومدار چند نفیوں پر ہو ۔ میں کہتا ہوں نبی نہ سہی تم دنیا کو یہی کہو کہ وہ ایک مجدّد تھے مسیح تھے۔ ان کے نہ ماننے سے انسان فاسق ہو جاتا ہے اسلئے مومن کامل بننا چاہتے ہو تو اسپر ایمان لاؤ۔ جو تیس پینتیس ہزار روپیہ اپنے محسن کے گھرانے کو گالیاں دینے پر صرف کیا۔ کاش تم لوگ اسی بات پر خرچ کرتے اور بلاد یورپ میں اگر کسی کے نمونہ میں فرق آتا ہے تو کم از کم ہندوستان پنجاب میں لاہور ہی میں لوگوں کو حضرت مرزا صاحب کی مجددیت کے دلائل دیتے ابھی کل کی بات ہے مولوی ثناء اللہ امرتسری نے تمہیں چیلنج دیا کہ مجددیت ثابت کرو۔ اور تم جن کو ہمیں گالیاں دینے اور تبرّہ بازی سے ہی فرصت نہیں جھوٹوں کی طرح خاموش رہ گئے اور کوئی تم سے مرد میدان بن کر نہ نکلا کہ آؤ تمہیں مجددیت و مسیح ہونے کا ثبوت دیں۔ مانا کہ یہ بات تمہارے مذہب کے اصول میں نہ تھی۔ کیونکہ اصول تو تمہارے نزدیک تین ہیں یا (۱) حضرت صاحب نبی نہیں یا (۲) ان کے نہ ماننے والے مسلمان ہیں (۳) حضرت صاحب کے بیٹے بالخصوص میاں محمود ضال ہیں مضل ہیں مشرک ہیں اور بس یا بقول ہمارے مفتی صاحب ایک

ہی اصل بطور کلمہ طیبہ کے ہی "عداوت محمود" مگر تاہم یہ کہتے تو ہو کہ حضرت صاحب اس صدی کے مجدد تھے۔ قولِ مرداں جان دارد۔ اسکی تائید میں دکھاؤ۔ خواجہ صاحب نے کوئی مضمون لکھا ہو۔ مولوی محمد علی نے کوئی ٹریکٹ شائع کیا ہو۔ تمہارے خلیفۃ المسیح مولوی غلام حسن صاحب نے کچھ فرمایا ہو۔ پیغام کے تمام مسائل کے قائل ہیں کوئی نئی دلیل پیش کی گئی؟ یا اگلی دلائل کو ہی دہرایا گیا؟ کوئی لیکچر کوئی وعظ تمہارے وفود گئے تمہارے مبلغین گئے تو پیغام لاکر کہ اے مسیح موعود کو نہ ماننے والو! تم صراط مستقیم پر۔ مسیح موعود کی تیار کی ہوئی جماعت گمراہ ہے ضال ہے مرکش ہے کافر ہے منافق ہے وہ جسے نبی کہتے ہیں ایک مامور تھا مجدد تھا اسے چند الہامات اور کشوف ملے چلو اتنا ہی سہی اسی کا کوئی ثبوت دیا ہوتا۔ واللہ میرے دل کو سخت صدمہ پہنچا ہے اور میں تمہاری خیرخواہی کے لئے یہ جو کچھ لکھ رہا ہوں۔ لکھ رہا ہوں تم کچھ کام کرو۔ چلو مجدد ہی منواؤ۔ اور خدا را اس سب و شتم سے باز آؤ جب وہ مجدد مان لینگے تو اس مجدد کی کتابیں دکھا کر ہم نبی منوا لینگے مگر امید نہیں تم ایسا کرو۔ اور کروگے تو کبھی تمہاری کوششیں بار آور نہ ہونگی۔ کیونکہ ایسا رویہ رکھنے والوں سے جیسا کہ تمہارا ہے۔ برکات چھین لیجاتی ہیں۔ دیکھو فضل عمر کا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ خادم ہے اور وہ سال میں تین سو نئے احمدی بناتا ہے۔ انہیں حضرت صاحب کی نبوت منواتا ہے اور تمہارے رئیس اور امیر کے ہاتھ پر تم سب کی کوششوں کے باوجود تین اشخاص بھی حضرت صاحب کو مجدد ماننے والے پیدا نہیں ہوتے یہ کیا بات ہے ان فی ذلک لعبرۃ لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید۔ سنتا ہوں کہ اس جلسہ سالانہ پر تمہارے اسلحہ خانہ میں نئے نئے تیر تیار ہو رہے ہیں۔ اِدھر سے بھی یہ کہنے والا موجود ہے ؎

چھاتی میری ابھی تیروں سے چھپی خوب نہیں ۔ ہاں تامل دم ناوک فگنی خوب نہیں

بس ع تم شوق سے تیر لگاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے۔ مگر اے میرے روٹھے ہوئے بھائیو اور اے میرے پرانے دوستو بلکہ بزرگو عنایت فرماؤ خدا کے لئے کوئی کام بھی کرو۔ تم اس محبوب کا نورانی چہرہ دیکھنے یا دکھانے کا حوصلہ نہیں رکھتے تو اسکی ایک جھلک ہی اندھی دنیا کو دکھاؤ۔ چشمہ نہیں تو اس آبِ زلال کا ایک قطرہ ہی ان مریضوں کے حلق میں ڈالو۔ اے مولیٰ میری اس نیازمندانہ اور برادرانہ نصیحت میں اثر ڈال فھل انتم منتھون۔

۱- جن خریداران تشحیذ نے تاحال چندہ ادا نہیں فرمایا جلد ادا فرمائیں
۲- فہرست کتب کی رعایتی قیمت سے فائدہ اٹھا لو پھر یہ موقعہ نہ مل سکیگا

# ریویوز

**فاروق** عہد خلافت ثانیہ میں ہفتہ وار قادیان سے نکلنا شروع ہوا ہے اسوقت تک کہ یہ ریویو لکھ رہا ہوں چھ نمبر نکل چکے ہیں ماشاء اللہ نہایت عمدگی سے ایڈٹ کیا جاتا ہے اور اصحاب سلسلہ کی تمام اہم ضرورتوں کو پورا کرتا ہے ڈائری کا اہتمام بھی ہے خدا کرے اسکا التزام رہ سکے ۲۰×۲۶ تقطیع حجم ۱۶ صفحے کاغذ ۱۶ پونڈ۔ چندہ سالانہ تین روپے۔ فاروق کے مالک و ایڈیٹر میر قاسم علی صاحب کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے زیادہ نہیں تو اسکے خریداروں کی تعداد یکہزار تو ہو۔ اللّٰھم زد فزد

**سیرۃ النبیؐ** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانحعمری کے شائع کرنے کا اہتمام شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے کیا ہے پہلی جلد جس کا حجم سو صفحہ ہے شائع ہو چکی ہے جس میں زمانہ براہین احمدیہ تک حضور اور حضور کے خاندان کے حالات ہیں امید ہے کہ کام بخوبی تمام شیخصاحب کے ہاتھوں سے اس مبارک عہد خلافت میں پورا ہوگا۔ مگر ایسے کام خدا تعالےٰ کے خاص فضل کے بعد پبلک کی توجہ اور حوصلہ افزائی پر موقوف ہوتے ہیں میں نے تو جب سے یہ دیکھا ہے کہ خدا تعالےٰ کی آخری وحی جس کا ذکر قرآن مجید کے پہلے رکوع میں ہے (وبالاخرۃ ھم یوقنون) اور جس کے انتظار میں ہزاروں اولیاء اور لاکھوں صلحاء فوت ہوگئے جب وہ کتابی صورت میں شائع ہوئی۔ اور اڑھائی سو سے زیادہ تین سال کے عرصہ میں نہیں نکل سکی تو میں کسی کتاب کو احمدیہ پبلک کی قدردانی کے بھروسہ پر شائع کرنے سے ڈرا کرتا ہوں۔ جب مجموعہ الہاما حضرت اقدس کے متعلق تو میں نے اپنے دل کو یوں تسلی دے لی تھی کہ جامع و مؤلف کی نیت اور ایمانی کیفیت کا بھی بہت کچھ دخل ہوتا ہے مگر جب دیکھتا ہوں کہ تشحیذ کے بارے میں ایک طرف سے تو ہمارے احباب کا یہ دستور العمل ہے کہ جہاں اسکا ایک پرچہ نکلا اور جزاک اللہ کی صدائیں بلند ہوئیں اور دوسری طرف اسکے خریدار گھٹ رہے ہیں اور بقایا داروں نے یہانتک نوبت پہنچادی ہے کہ اس سال کا خرچ چلانا دشوار ہوگیا۔ تو میں چپ رہجاتا ہوں۔ پھر

**ظہور المہدی** ایک کتاب ہے جسمیں احمدی مذاہب کے مسلمانوں کے عقائد آمنت باللہ یوم الآخر تک مفصل اور مدلل موجود ہیں اسکے علاوہ حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت بھی بالتفصیل ہے جو اس کتاب کو خریدتا ہے یہی کہتا ہے کہ نہایت جامع اور مفید کتاب ہے لیکن حال یہ ہے

کہ اسکی چھپوائی کا قرض بھی تا حال نہیں اُترا - کچھ سمجھ نہیں آتی کہ ضرورت بھی ہے کیونکہ ایسی جامع کتاب کے لئے (جب کتاب تصنیف ہوئی) سے صدائیں آرہی تھیں - کتاب بھی اچھی ہے - اس طرز کی کوئی کتاب سلسلہ میں موجود بھی نہیں ہے اور پھر اسکی قدر دانی کرنے والا بھی کوئی نہیں - مینے تو یہ ارادہ کیا ہے کہ انشاء اللہ اب خدا نے توفیق دی تو اپنے خرچ پر کتاب چھپوا کر مفت تقسیم کیا کرینگے ورنہ کیوں خواہ مخواہ اپنے آپکو بھی ابتلاء میں ڈالیں اور دوسروں کو بھی - شیخ صاحب نے ایک مفید سلسلہ شروع کیا ہے - اگر انکی حوصلہ افزائی ہوتی رہی تو وہ اس کام کو جاری رکھ سکینگے ورنہ وہ اتنے مالدار تو ہیں نہیں کہ گرہ سے خرچ کریں - شیخصاحب کی جلد اول زیر ریویو میں چند ایسی باتیں ہیں - جن سے مجھے اتفاق نہیں امید ہے شیخصاحب خود ہی انکی تلافی کر دینگے قیمت ۱۲ ر زیادہ عمدہ کاغذ عمدہ یہ قیمت بہت زیادہ ہے مگر شیخصاحب فرماتے ہیں مینے سیاہی اور کاغذ کی قیمت نہیں رکھی - دماغی محنت کا معاوضہ بیشک ہونا ہے - لیکن للہی کاموں میں اسکا خیال چنداں نہیں ہوتا - ہاں یہ صحیح ہے کہ جب از خود دی - پی نہ کر دینے کی صورت میں خریدار دو تین سو سے نہ بڑھنے ہوں تو تمام اخراجات طبع الہٰی سے بحصۂ رسدی لے لینے چاہئیں -

**دلیل العرفان** ماہ جون کے تشحیذ میں شیعہ پر انکی مستند و معتبر کتب کے رو سے حضرت اقدس کے دعوے کے بارے میں اتمام حجت کی گئی تھی اسکا جواب لاہور سے جناب سید علی صاحب الحائری کے ایماء سے مولوی مرزا احمد علی صاحب نے لکھا ہے جو خوشخط اچھے کاغذ پر اچھی چھپوائی کے ساتھ طبع ہوا ہے ایک روپیہ قیمت ہے چونکہ اس کتاب میں عالمانہ متانت سے کام نہیں لیا گیا - بلکہ ہمیں اور ہمارے مقتداؤں کو بلا وجہ بلا سبب گالیاں دی گئی ہیں - اسلئے مینے منشی خادم حسین صاحب سے الفضل میں درخواست کی تھی کہ اسکا جواب دیں کہ ایسے لوگوں کو مخاطب کرنے میں سلسلہ عالیہ کی ہتک ہے البتہ اصلاح کھجوہ میں ایک جواب شائع ہو رہا ہے اگر انہوں نے تہذیب و متانت سے کام لیا تو پھر دونوں کو زیر نظر رکھکر تنقید کر دی جائیگی کتاب مذکورہ بالا کوچہ گانے شاہ موچی دروازہ لاہور سے مصنف کے پاس ملے گی -

**مترجم قرآن مجید مع تفسیری نوٹوں کے** خدا جزائے خیر دے مولٰنا میر محمد سعید صاحب حیدر آباد دکن کو کہ انہوں نے ایک قرآن مجید شائع کیا ہے جسمیں ہر صفحے کے بالمقابل

ایک صفحہ اسکے اردو تفسیری رنگ کے ترجمہ کا ہے۔ اور اخیر میں ہر رکوع کے متعلق تفسیری نوٹ ہیں۔ جو فی الحال ۱۱۲ صفحے تک طبع ہوئے ہیں مگر عنقریب مکمل ہو جائینگے یہ قرآن مجید نہایت عجلت میں طبع ہوا ہے اسلیئے اسکا خط اور کاغذ قابل تعریف نہیں۔ مگر ضرورت کے لحاظ سے جو کچھ ہے غنیمت اور خوب ہے ترجمہ اور تفسیر کی نسبت میں ایک فقرہ لکھدیتا ہوں کہ اگر آپ کسی سے سنیں تو اکثر اپکو معلوم ہوگا کہ حضرت مولٰنا نورالدین رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکلے ہوئے معنے اور تفسیر دہرائی جارہی ہے کیونکہ یہ ترجمہ مولٰنا مرحوم ہی سے مؤلف صاحب نے سبقاً قرآن مجید پڑھتے ہوئے لکھا ہے اور تفسیر میں علاوہ درس قرآن شریف کے نوٹوں کے دیگر کتب سلسلہ و تفاسیر سے بھی مدد لی ہے مولوی حافظ روشن علی صاحب نے اسے بالاستیعاب سنا ہے نقصوں سے خالی نہیں مگر انسانی کاموں میں ہمہ خوبی کہاں اور تمام مذاقوں پر حاوی ہونا بھی محال ہے۔ ترقی اسلام کے زیر اہتمام ترجمہ شائع ہونے تک جس کا ایک پارہ بھی تا حال نہیں چھپ سکا اسے بالضرور خرید اجائے قیمت بالکل واجبی ہے تین روپے

ملنے کا پتہ

سید فضل احمد۔ مہتمم کتبخانہ احمدیہ تالاب میر جملہ حیدرآباد دکن

نوٹ۔ میں سالانہ جلسہ پر کچھ جلدیں یہاں منگوانیکا بندوبست کرونگا احباب دفتر تشحیذ سے خرید سکینگے اگر کسی نے جلد کرانا ہو تو ۱۵ دسمبر تک اطلاع دے۔ (ایڈیٹر)

**تذکرۃ الذاکرین** خدا جزائے خیر دے تشحیذ کے نامہ نگار خصوصی منشی خادم حسین صاحب خادم کو کہ وہ شیعہ مذہب کے متعلق ایسی کتابیں لکھتے رہتے ہیں جو احمدی اور غیر احمدی دونوں کے لئے نہایت کارآمد ہوں۔ حال میں انہوں نے ایک شیعہ مجتہد کی کتاب **لولو و مرجان** کا اقتباس نہایت دلچسپ و دلآویز پیرایہ میں کیا ہے اور اس میں مرثیہ خوانوں کو صحیح روایات بیان کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اور انکی ان خراب اعتقادیوں کو آشکارا کیا ہے جو اسلام کی بدنامی کا موجب ہوں سنی و شیعہ دونوں کے لئے یہ رسالہ مفید ہے ہمارے دوست اس کتاب کی اشاعت میں پورا پورا حصہ لیں قیمت صرف ا ر ملنے کا پتہ سکرٹری ترقی اسلام قادیان

**مدینۃ المسیح قادیان** ایک فاضل دوست نے اس امر کے دس زبردست دلائل دیئے ہیں کہ مدینۃ المسیح قادیان ہے نہ کہ لاہور۔ قادیان ہی سلسلہ احمدیہ کا مرکز ہے یہیں دوستوں کو سالانہ جلسہ پر فیض حاصل کرنے اور مسیح موعود کے کاموں کی تکمیل کے لئے جمع ہونا چاہئیے یہ چار صفحے کا ٹریکٹ دفتر تشحیذ سے بے محصول ڈاک بھیجکر ہر ایک صاحب مفت منگوا لیں تمام انجمنوں کے سکرٹری صاحبان اسکی بہت سی کاپیاں منگوالیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں تقسیم کرکے ثواب حاصل کریں اور لوگوں کو سالانہ جلسہ پر آنیکے واسطے طیار کریں۔

# عقائد احمدیہ کے بارہ میں ایک جامع کتاب

ظہور المہدی کے بارے میں صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ احمدی مذہب کے مسلمانوں کے عقائد کو یکجا جمع کر دیا ہے اور پھر قرآن و حدیث سے مدلل کیا ہے حضرت اقدسؑ کے دعاوی کا بھی پورا پورا ثبوت ہے بوجہ گنجان کتابت کے ۳۵۲ صفحے میں پانسو صفحے کا مضمون آگیا ہے - دو روپے کی بجائے ایک روپیہ چار آنہ (عہ) پر ملے گی - مختصر فہرست مضامین حسب ذیل ہے -

# غیر معمولی رعایت بہ تقریب جلسہ ۲۰ر دسمبر سے ۱۰ر جنوری ۱۹۱۵ء تک

| نام کتاب | قیمت اصلی | قیمت رعایتی | خلاصہ مضمون |
|---|---|---|---|
| احسن القصص | ۲ر | ۱ر | سورہ یوسف مترجم اردو مع تفسیر مصنفہ اکمل |
| درثمین اردو | ۵ر | | یہ نیا ایڈیشن نہایت محنت سے حضرت اقدس کی کتب کے پہلے ایڈیشن سے ترتیب وار نقل کر کے طیار کیا گیا ہے۔ |
| درس قرآن شریف کے نوٹ | صر | للعہ | حضرت خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ |
| حیدرآبادی مترجم قرآن مجید مع تفسیری نوٹوں کے | ؎ | | حضرت مولانا نورالدین رضؓ کے درس سے ماخوذ احمدی ترجمہ احمدی تفسیر |
| ادعیۃ الاحادیث | ۱ر | ۃ | احادیث کی وہ دعائیں جو مختلف مقامات و حالات کے مناسب رسول کریم نے فرمائی ہیں |
| طبیب روحانی | ۲ر | ۃ | بعض روحانی امراض کا علاج قرآن اور احادیث سے بچوں کے پڑھانے کیلئے |
| مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی | ۱ر | ۰ر | تمام اعتراض کا دنداں شکن جواب سلطان محمد کے دستی رقعے کا عکس جسمیں اسنے اپنی عقیدت کا اظہار کیا |
| ادعیۃ القرآن | ۲ر | ۱ر | قرآن کریم کی تمام دعائیں نثر و نظم و ترجمہ کے ساتھ چھاپی گئی ہیں اخیر میں مسئلہ دعا حضرت مسیح موعود کا لکھا ہوا نہایت لطیف مضمون ہے۔ |
| مجموعہ الہامات حضرت اقدس حصہ اول و کشوف | ۴ر | | حضرت اقدس کو تا یوم وصال جو الہامات و کشوف ہوئے |
| " " " دوم | عہ | | " " " |
| " " " سوم | ۴ر | | " " |
| ہدایات درباره معاملات | ۲ر | ۱ر | معاملات کے بارے میں احادیث نبوی سے ثبوت |
| خطبات نور حصہ اول | ۱۰ر | عہ | حضرت مولانا خلیفہ اول رضؓ کے خطبوں کا عجیب پر از معارف و حقائق مجموعہ |
| دوم | ۸ر | | |

| نام کتاب | قیمت عام | رعایتی | خلاصہ مضمون |
|---|---|---|---|
| شدھی کی اشدھی | ۶/ | ۳/ | |
| دہرمیاں کا کچا چٹھا | ۱/ | ۰/ | |
| مصلح موعود خلافت محمود | ۸/ | ۶/ | اسمیں مصلح موعود کے متعلق تمام اشتہارات حضرت اقدس بھی جمع ہیں |
| تذکرۃ الذاکرین | ۱/ | ۱ | آجکل کے مرثیہ خوانوں کی حقیقت کا انکشاف |
| ثنائی ہرزہ درائی | ۰۲/ | ۰۱/ | |
| ثنائی چکر | ۱/ | ۰/ | |
| علمائے خلف | ۸/ | ۶/ | آجکل کے علماء کا ایک دوسرے پر فتاوی |
| ختم نبوت کی حقیقت | ۸/ | ۴/ | حضرت مسیح موعود کی نبوت کا ثبوت قرآن و حدیث سے |
| بدر کامل | ۳/ | ۲/ | آریہ کے بیس اعتراضوں کا جواب |
| آئینہ حق نما | ۱۳/ | ۸/ | |
| پیدائش عالم | ۳/ | ۰۱/ | |
| تذکرۃ المہدی | ع | عہ | تھوڑی سی جلدیں باقی ہیں |
| اسرار روایات کربلا | ا/ | ا/ | |
| حل چیستان مرزا کا جواب | ا/ | ۰/ | مفت شائع کرنے والے کو ایک روپیہ کی ۱۲ جلد اسمیں ثناء اللہ کے چیستان مرزا کا دندان شکن جواب دیا گیا۔ |
| قدامت روح مادہ | ۵/ | ۴/ | |
| اسلام بذریعہ تبلیغ پھیلا ہے یا شمشیر | ۰۳/ | ۰۲/ | |
| ضرورت نبی | ۲/ | ۰۱/ | |
| گوشت خوری | ۳/ | ۲/ | |
| مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود | ۱۰/ | ۵/ | حصہ دوم سے حصہ ہفتم تک |
| سچ بیان نظم پنجابی | ۰۲/ | ۱/ | مسیح موعود کی تائید میں |
| مبادی الصرف | ۲/ | ا/ | مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح اول |
| ابطال الوہیت مسیح | ا/ | ۰/ | |
| حقیقت نماز | عہ | ۵/ | ۲۴۰ صفحے کی کتاب نماز کے متعلق ضروری احکام اور انکی فلاسفی |

| نام کتاب | قیمت اصلی | قیمت رعایتی | خلاصہ مضمون |
|---|---|---|---|
| النصح | ۲ر | ار | تائید سلسلہ |
| صادقوں کی روشنی والا تشحیذ | ۸ر | ۶ر | حضرت اقدس کی وفات پر جو اعتراض ہیں انکا مفصل جواب |
| البرق | ۲ر | ار | ردّ شیعہ |
| القاء ربانی | عہ ر | ۶ر | مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی پر اور آیت لو تقول علینا بعض الاقاویل پر مدلل و مفصل بحث او تمام اعتراضوں کے دندان شکن جواب |
| البلاغ المبین | ار | ۰ر | حضرت اقدس کی آخری تقریر جس میں تمام دعاوی کے دلائل موجود ہیں اور حضرت خلیفہ اول کی پہلی تقریر |
| خصوصیات مسیح موعود | ار | ۰ر | وہ دس بارہ خصوصیات جو ہمارے امام کو دوسرے اولیاء اللہ سے ممتاز کرتی ہیں۔ |
| نغمۂ اکمل حصہ دوم | ۲ر | ۲ر | حضرت خاتم الخلفاء کی یاد میں عاشقانہ ترانے |
| سوم | ۲ر | ار | رسالہ واقعات پیش آمدہ کا فوٹو |
| تفسیر ترجمۃ القرآن پ ۲۷ | عہ ر | ۸ر | شیخ یعقوب علی صاحب کی تفسیر |
| " " پ ۲۸ | عہ ر | ۸ر | " " " " |
| " " پ ۲۹ | عہ ر | ۸ر | " " " " |
| اربعین | ۴ر | ۲ر | حضرت اقدس کی تصنیف |
| نماز مترجم | ۰ر | ۰ر | ترجمہ زیادہ تر حضرت اقدس کا دیا گیا ہے |
| غلامی | ۵ر | ۳ر | اسلام میں غلام کی کیا حیثیت ہے؟ |
| عصمت الانبیاء | ۲ر | ۱ر | تمام انبیاء کی عصمت کا ثبوت قرآن مجید سے اور اعتراضوں کا جواب |
| ترجمہ انگریزی حصہ اول | ۲ر | ۵ر | ترجمہ سیکھنے کا آسان قاعدہ مصنفہ ماسٹر عبدالرحمن |
| " " " دوم | ۴ر | | |
| ظہور المسیح | ۶ر | ۴ر | دعاوی حضرت مسیح موعود پر بہت مدلل و جامع کتاب |
| امۃ الحفیظ کی آمین | ۰ر | —ر | منظومہ حضرت صاحبزادہ صاحب |

| نام کتاب | قیمت اصلی | قیمت رعایتی | خلاصہ مضمون |
|---|---|---|---|
| آثار مبارکہ | ۱؍ | ۰؍ | پرانی ڈائری حضرت اقدس کی |
| تفسیر القرآن مصنفہ شیخ یعقوب علی | عہ | ۸؍ | پہلے پارہ کی مکمل تفسیر |
| دافع البلاء | ۲؍ | ۱؍ | حضرت اقدس تصنیف دربارہ طاعون |
| صراط مستقیم | ۰۲؍ | ۱؍ | وفات مسیح کے متعلق مدلل رسالہ |
| ہدیۂ ثاقب | ۲؍ | ۱؍ | کشتی نوح کے حصہ تعلیم کی سلیس نظم |
| مخمس سلیم | ۲؍ | ۱؍ | بہ ترکیب بند حالی |
| سر الشہادتین | ۱؍ | ۰؍ | صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت کی پیشگوئی |
| کلام محمود | ۴؍ | ۴؍ | صاحبزادہ سیدنا مرزا محمود احمد صاحب کا عارفانہ جسکا ایک ایک شعر وجد تڑپا دینے والا ہے ۲۸ پونڈ کے ولایتی کاغذ پر نہایت خوشخط بڑے اہتمام سے چھپوایا گیا ہے |
| ضرورت زمانہ | ۸؍ | ۶؍ | اسلام پر جو اعتراضات عیسائیوں آریوں کیطرف سے کئے گئے ہیں ان کا مدلل جواب |
| محمد رسول اللہ | ۱۰؍ | ۱؍ | عیسائیوں کے ایک ٹریکٹ مسیح یا محمد کس پر بھروسہ کرینگے کا جواب |
| اسلام کی پہلی کتاب | ۰۴؍ | ۰۳؍ | سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر مدلل رسالہ بطرز سوال وجواب |
| چولہ بابا نانک نمبر ۱ و ۲ | ؎ | ۰؍ | سردار مہر سنگھ نومسلم کا لیکچر |
| معیار حق | ؎ | ۰؍ | سچے مذہب کی شناخت بوعدۂ انعام ۹۹ روپے |
| عمدۃ الاحکام | عہ | ۸ | بخاری و مسلم کی صحیح احادیث کا مجموعہ مترجم اردو با اعراب خوشخط پسندیدہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی |
| حضرت اقدس کی پرانی تحریریں | ۰۲؍ | ۰۲؍ | نادر تحفہ |
| الاسماء الحسنیٰ | ۵؍ | ۰۲؍ | اللہ تعالیٰ کے اسماء کی تشریح سمجھنے کیلئے بہت مفید |

## البلاغ کلکتہ

۵ ۴ رپن لین کلکتہ سے الہلال یہ اسم و وسم البلاغ نکلنا شروع ہوا ہے جو احباب مولانا ابوالکلام کے زور قلم سے آگاہ ہیں انہیں یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ ادبی اعتبار سے یہ ہفتہ وار رسالہ کس پایہ کا ہے مسلمانوں میں قرآنی آیات کا مذاق پیدا کرنیکے لئے نہایت مفید ہو اگر پالیٹکس میں بیمحل دخل نہ دے تو علمی و اخباری و مذہبی دنیا میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ الہلال میں ابوالکلام صاحب نے مالی عطیوں کو نہایت بے پروائی سے واپس کیا تھا چونکہ یہ تعلیم نبوی وان اعطیت بغیر استشراف نفس کے خلاف تھا اسلئے آخرکار انہیں اسکا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اب البلاغ میں آپنے قرآنی حقائق و معارف کے علم لدنی دئے جانے پر تعلی کی ہے اسکا خمیازہ اٹھانے کو تیار ہو جائیں۔ انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ الہی ہاتھوں سے جنہوں نے آپکو اسی الہلال میں دست سوال دراز کرنے پر مجبور کیا تھا البلاغ میں ترجمان القرآن کے نام سے قرآن مجید کے ترجمے کا اعلان بھی ہوا ہے قیمت معلوم اور تفسیر مقاصد القرآن جو ساتھ ساتھ چھپے گی۔ خدا کرے ترجمہ بغیر متن کے نہ ہو

## ایک عیسائی کو دعوت الی الخیر

حضرت فضل عمر نے سات روز مسلسل ایک عیسائی کے سامنے تین تین گھنٹے تقریر کی جسمیں عیسائی مذہب کے بطلان کے علاوہ اسلام کے تمام اصول و ارکان و احکام کی فلاسفی بیان فرمائی جو صاحب یہ تقریر دیکھنا چاہیں وہ ۱ر کا ٹکٹ بھیجکر منگو لیں۔ کیونکہ پچاس جلد ڈاکٹر فضل کریم صاحب ممباسہ کے خرچ پر مفت تقسیم ہونگی۔

## تشحیذ کی امداد

اگر آپ تشحیذ کو زندہ اور جاری رکھنا اور دیکھنا چاہتے ہیں تو تین طریقے ہیں (۱) بقایا دار اپنے اپنے ذمہ کا بقایا ادا کریں (۲) ۱۹۱۶ء کی قیمت جلسہ سالانہ پر ادا فرماویں یا ۵ جنوری کو وی۔ پی لینے پر تیار رہیں (۳) فہرست کتب جو شائع ہوئی ہے اس سے چند کتب بالضرور خریدیں۔ جو صاحب قیمت پیشگی سالانہ جلسہ پر ادا فرمینگے۔ ان کی خدمت میں ادعیۃ الاحادیث یا طبیب روحانی مفت نذر ہوگا۔

## فائل تشحیذ ۱۹۱۵ء

۲۰ دسمبر کو جو صاحب درخواست بھیجینگے انہیں ۱۹۱۵ء کا مکمل فائل صرف ڈیڑھ روپیہ میں دیا جائیگا۔

## اطلاع

بعض احباب کے نام ۱۹۱۶ء کی قیمت پیشگی وصول کرنے کے لئے ۵ جنوری کو رسالہ وی پی ہوگا۔ اور اسمیں ایک انعامی کتاب مفت ہوگی۔

مینجر

پتہ یا البلاغ المبین

| نام کتاب | قیمت اصلی | قیمت رعایتی | خلاصہ مضمون |
|---|---|---|---|
| الموعظة الحسنة | ۲ر | ار | تفسیر سورہ تبت عجیب غریب مصنفہ فاضل امروہی |
| ملک مروارید حصہ اوّل | ۴ر | ۲ر | لڑکیوں کے پڑھانیکے لئے سلسلہ کے رنگ میں نادر سلسلہ |
| مجربات نورالدین حصہ اوّل | ۱۰ر | ۵ر | شاہی طبیب حکیم حاذق حضرت مولٰنا نورالدین |
| " " " دوم | ۱۰ر | ۵ر | صاحب کے مجربات تینوں حصے نہایت مفید نادر نسخے |
| " " " سوم | ۱۰ر | ۱۰ر | |
| کسر صلیب نمبر ۱ | ار | ۰ر | عقاید نصاریٰ کے ردّ میں نہایت پر زور و جامع |
| کسر صلیب نمبر ۲ | ار | ۰ر | (ضرور خریدیئے) |
| چمکار محمدی | ۸ر | ۴ر | سوانح نبی کریم پنجابی نظم |
| چمکار مہدی | ۲ر | ار | مرثیہ خلیفہ اول |
| مورکھ سیدھ | ار | ۰ر | نظم پنجابی مسیح موعود کے دعوے کا ثبوت |
| تحفة الملوک قسم اول - دویم | ۸ر عہ | ۱۲ ۲ | اعلیٰ کاغذ - نمبر دوم |
| مرقاة الیقین | ۴ر عہ | | مولٰنا نورالدینؓ کے قادیان آنے سے پہلے کے سوانحعمری |
| منصب خلافت | ار | ار | خلیفہ ثانی کی تقریر متعلق منصب خلافت |
| مسدس محمدؐ | ۰ر | | |
| وصال حبیب | ۰ر | | کلام ثاقب مالیر کوٹلہ |
| برکات خلافت | ۴ر | | جلسہ سالانہ ۱۲ء پر کے حضرت خلیفہ ثانی کی تقریریں کا مجموعہ |
| فیصلہ الہی ثنائی روسیاہی | | | ان تینوں کتابوں میں ثناء اللہ پر اتمام حجت |
| فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی | ۱۴ر | ۸ر | کی گئی ہے |
| ثنائی فرار مباہلہ سے انکار | | | |

سرمہ نور حضرت مولٰنا نورالدین صاحب کے مجربات سے فیتولہ عہ مرہم عیسیٰ ڈبی کلاں عہ خورد ۱۲ر روغن کافور عہ نفی شبہشی یہ دوائیں اکثر بیماریوں کیلئے نہایت مجرب ہیں۔ مفرح یاقوتی فی ڈبیہ للعہ

**ملنے کا پتہ :- دفتر تشحیذ الاذہان قادیان**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴





# جنابہ عباسی بیگم صاحبہ اور جنابہ شمیم صاحبہ کے سوال و جواب

پیاری اڈیٹر صاحبہ۔ تسلیم ڈاکٹر ایس کے برمن کا لال شربت جس کا اشتہار بہت سے اخباروں میں دیا گیا ہے کیا درحقیقت وہ ایسی ہی تعریف کا مستحق ہے جو اخباروں میں ہوا کرتی ہے اگر اخباری بہنوں میں سے کسی نے اپنے پیارے بچوں کے لئے منگوا کر اسکا تجربہ کیا ہی اور درحقیقت ایسا ہی نکلا تو مجھے مطلع کریں میں ممنون و مشکور ہونگی۔

## جواب تہذیب نسواں مورخہ ۱۲ ر جولائی ۱۹۱۳ء

پیاری بہن عباسی بیگم صاحبہ۔ تسلیم۔ کل کے پرچہ اخبار تہذیب سے آپکا استفسار معلوم ہوا گو اشتہاری دنیا میں قدم رکھنے اور اشتہاری ادویات کے استعمال کرنے سے میں بھی سخت متنفر تھی۔ اور میں ہمیشہ سے ان کو نقصان مال اور صحت کا زوال برعکس نہند نام زنگی کا فور خیال کرتی تھی۔ مگر اس لال شربت نے واقعی لال رنگ کر کے لال و لال کر دیا۔ میں آپ بیتی سناتی ہوں۔ جو تازہ تجربہ اور حال کا مشاہدہ ہے۔ برخورداری نجم النساء بیگم جس کی عمر اب پونے دو سال کی ہے عرصہ تین ماہ سے نصیب اعداء ایسی لاغر ہو تی گئی۔ کہ کوئی اسکے دشمنوں کو اثر خلش۔ اور پرچھائیوں کا سایہ اور کوئی سوکھا بیان بتانے لگیں پرانے خیالات کے بزرگوں نے گنڈہ تعویذ حاضرات میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا بعض ضعیف الاعتقاد بہنیں اس معصوم بچی کے سایہ سے حذر کرنے لگیں۔ میں چونکہ بھوت پریت کی قائل۔ گنڈے تعویذ کی معتقد نہ کبھی ہوئی اور نہ ہوں آخر کار ڈاکٹر ایس کے برمن کا یہ لال شربت مایوسی میں استعمال کرایا جس کے فوری اثر نے دن بدن اثر کا نمایاں کرشمہ دکھایا بہ افضال الٰہی اب عزیزہ اپنی پوری طاقت اور اصلی حالت پر تین ہفتے کے استعمال سے پہنچ گئی۔ گویا ایس کے برمن کا لال شربت بھوت پریت سایہ پرچھاواں کے دور کرنے کے لئے مجرب تعویذ اور سوکھے بیر کے لئے سریع التاثیر نسخہ ہی میں نے قصد مصمم کر لیا ہی کہ متواتر بارہ سال تک بلاناغہ شربت استعمال کراؤنگی اسلئے اپنی مکرم بہن کی پریشانی کے دور کرنیکے لئے ترغیب دیتی ہوں کہ وہ بھی برخورداری عطیہ بیگم کو کم از کم دو شیشیاں ضرور پلائیں اور قدرت الٰہی مشاہدہ کرائیں اور نتیجہ سے اطلاع بخشیں

**ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵و۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ**